



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم النبيين
 وسيد المرسلين محمد وآله الطيبين الطاهرين
 أما بعد کہتا ہے بندہ محتاج رحمت پروردگار صمد علی محمد بن
 سلطان العلماء جناب مولوی سید محمد دام ظلہ العالی بدوام اللام
 والکمالی کہ یہ ترجمہ ہے رسالہ شریفہ ترجمۃ الصلوٰۃ کا کہ تالیف
 سید عماد المحدثین زبدۃ المجتہدین جناب ملا محمد باقر مجلسی طاب ثابہ
 وجعل جنتہ مشواہ سے ہے اور محض واسطے عموم نفع اور نفع دینی
 حق تعالیٰ کے تالیف کیا گیا ومن اللہ الشرفیق مصنف علیہ رحمۃ
 فرماتے ہیں اور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ چونکہ نماز عمدہ
 ارکان ایمان سے ہے پس نماز اور ہی مومن کو اگاہی شرائط اور

اوسکے پس چلے جے کہ جانے یہ کہ خدا ایسا ہی کہ تمام آسمان زمین
اوسنے پیدا کئے ہیں اور ہر عاقل پر ظاہر ہو کہ کوئی بنائیے بنائیوں
کو نہیں ہو سکتی اور سزاوار ہی جاننا خدا کو نذرہ اس امر سے کہ وہ شاہ
ٹسی مخلوق کے ہوا اور لازم ہے اعتقاد اس امر کا کہ خدا جسم
نہیں رکھتا اور نور و بزرگی و خوردی و رنگ و بو و مزہ نہیں رکھتا
اور کوئی شخص جو اس خمسہ سی احساس و سکا نہیں کر سکتا اور سزاوار
ہو یہ کہ جانے خدائی عزوجل کو کہ وہ کہیں نہیں ہے اور سچہ
سب کہیں موجود ہی اور جانتا چاہئے اس امر کا کہ حق تعالیٰ ہر شی
پر قادر ہو اور ہر چیز کا اختیار رکھتا ہو اور اپنی قدرت کاملہ سے
اوسنے جو چیزیں کہ معدوم تھیں انہیں موجود کیا اور سزاوار
اعتقاد اس امر کا کہ خدا عالم و دانا ہر ایک چیز سے ہی اور جس چیز
کو چاہتا ہو اور ارادہ کرتا ہو کہ یہ پیدا ہو تو بجز ارادہ کو وہ چیز
پیدا ہو جاتی ہے اور جب انسان فکر کرتا ہے خلقت میں
کسی ذرہ کی ذرات کائنات سے تو معلوم کرتا ہے کہ کوئی خدا
ایسا ہی کہ اوسنے اسے پیدا کیا ہو اور حق تعالیٰ کوئی امر برآیا
عجب نہیں کرتا اور انسان کو یہی اوسنے عجب نہیں پیدا کیا
بلکہ عبادت کو لکھ پیدا کیا ہے چنانچہ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی نہین پیدا کیا
 میں نے جن اور انس کو مگر تاکہ عبادت کریں وہ میری اور جناب
 باری محتاج بند و نکی عبادت کا ہرگز نہین بلکہ چاہتا ہی تم میری
 عبادت کریں تاکہ میں انہیں ثواب غیر متناہی عنایت کر میں
 پتھر چونکہ درمیان جناب باری کے اور اس کی بند و نکی بعد عظیم تھا
 اس لئے اس نے بند و نین سے کچھ لوگوں کو مرتبہ عالیہ رسالت پر
 فایز کیا اور انہیں حکم کیا کہ تم ہدایت کو لے کر بند و نین جاؤ
 اور انہیں راہ رست بتاؤ اور ہر ایک پیغمبر کو کچھ معجزے
 کرامت فرمائے تاکہ بسبب ان معجزوں کے لوگ ان کی تصدیق
 کریں اور بندگان الہی پر ظاہر ہو کہ خدا کی جانب سے آئے ہیں
 چنانچہ انہیں پیغمبر و نین سے ہمارے پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہماری ہدایت کو لے کر بھیجا اور زیادہ ہزار
 معجزوں سے اور ان حضرت کو عنایت فرمائے بلکہ سب معجزے
 اگلے نبیوں کے فقط انہیں عنایت کو اور منجملہ ان حضرت
 کے خصایص کے یہ امر ہی کہ معجزہ اور حضرت کا تابقام
 قیامت باقی رہے گا بخلاف اور نبیوں کے کہ معجزہ ان کے
 فقط انہیں کی حیات تک باقی رہے اور وہ معجزہ قرآن مجید

اس لیے کہ جناب رسالت مآب نے تمام فصحاء و بلغاء عرب سے
فرمایا کہ اسکا جواب لاؤ اور وہ عاجز ہو گئے اور جواب نہ لاسکے
پھر فرمایا کہ مثل سورہ ایسہ جواب میں اس کے لاؤ اور سہیل
وہ عاجز ہوئے پھر فرمایا کہ کسی چھوٹے سورہ کو مثل سورہ لاؤ
اور کوئی اوسکو مثل بھی نہ لاسکا بلکہ سب نے اعتراف عجز کا کیا
اور جس شخص نے کہ پابندی قصب و حمیت جاہلیت کی کی
وہ شرف اسلام و شرف و ممتاز ہوا اور اعجاز قرآن مجید کا
بہت وجہ نشانی ثابت ہو اول یہ کہ قرآن مجید اعلیٰ مرتبہ
فصاحت و بلاغت میں ہے کہ کوئی شخص اوسطح کی فصاحت
و بلاغت پر قادر نہیں دوسرے یہ کہ قرآن مجید کا ایسا نظم و نثر
اور اسلوب مرغوب ہے کہ کہی ایسا کلام کسی کے گوش زد نہ ہوا
تیسرے یہ کہ وہ محیط و متضمن ہے جمیع علوم و لدین و آخرین
چنانچہ ہزار برس سے زیادہ گزرے ہیں کہ ہزاروں عالم و فاضل
قرآن مجید میں غور کرتے ہیں اور اس سے استفادہ و شہنائی
علموں کا کرتے ہیں اور اب تک ایک قطرے پر بھی اونحسے
ذخائر کی محیط نہیں ہوئے اور جس قدر زیادہ فکر کرتے ہیں
اور زیادہ علم اوس سے مستنبط ہوتی ہیں اور فوائد کثیرہ و مستنیا

ہوتے ہیں اور باوجودیکہ جناب رسالتؐ کی آمد و رفت کسی
 عالم کے پاس نکلی تھی اور مطلقاً کسی سے استفادہ علم نہ فرمایا تھا
 بلکہ عرب میں خصوصاً مکہ معظمہ میں عہد کرامت مہدیین اوس
 جناب کو کوئی عالم بھی نہ تھا پھر باوجود اسکے علم نبوت سے
 وہ جناب خبر دیتی تھی ساتھ اوس سب کتابوں کو جو اگلے نبیوں
 پر نازل ہوئیں تہیں اور بیان فرماتے تھے حال اوس سب
 نبیوں کا چوتھے یہ کہ جس کتاب یا حکایت کو دوبار پڑھیں
 تو پھر اوسکے پڑھنے میں یا سنی میں جی نہیں لگتا بخلاف
 قرآن مجید کی کہ اگر اوس سو بار بھی پڑھیں تو اور رغبت و سکی
 جانب زیادہ ہوتی ہے پانچویں یہ کہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ
 نے اکثر امور آئندہ کی خبر دی ہے اور بہت سی امور انہیں سے
 واقع ہوئی اور بہت واقع ہونگے چھٹے یہ کہ قرآن مجید
 باعث شفا ہو اکثر امراض و بیماریوں سے اور دفع اکثر آفتوں
 کا ہے پس جس آیت کو خلوص نیت سے کسی امر کو لے کر پڑھے
 تو البتہ وہ مطلب برآتا ہو اور بیان باقی اوس اعجاز کا اور ان
 معجزوں کا کہ قرآن مجید مشتمل ہے ان پر ممکن نہیں اور حصر ان کا
 نہیں ہو سکتا ہو اور اسی طرح اور بھی معجزے اوس حضرت کے

مثل زندہ کربے مرنے کے اور شق القمر کے اور شہادت
 سنگ و چوب اور درو دیوار سب پر اور حضرت علیؓ اور اسرار
 کچھ معجزے کہ دست حق پرست حضرت امیر المومنینؓ اور
 معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ظاہر ہوئے جیسا
 کہ دلالت کرتے ہیں حقیقت امامت پر اور ان حضرات کی
 اوسے طرح دلالت کرتی ہیں حقیقت نبوت جناب سالتمآب صلوات
 اس لئے کہ ان حضرات کی باوصف اطہار ان معجزات کے
 اعتراف و اقرار نبوت جناب سالتمآب کا یہی کیا بلکہ معجز
 ان سب کو دلیل وجود پروردگار پر ہی ہیں جیسا کہ جب سب
 بنی معجزات ظاہر کرتے تھے تو لوگ کہتے تھے کہ ان خدا انہو
 تو کیونکر ایسے معجزات پر قدرت حاصل ہوتی اور اعتقاد کرنا
 چاہتے کہ بعد جناب سالتمآب حضرت امیر المومنینؓ خلیفہ
 اور جانشین ان حضرت کو ہیں اور اطاعت ان کی تمام خلق پر
 واجب لازم ہے اور بعد ان کو حضرت امام حسنؓ علیہ السلام
 اور بعد ان کو حضرت امام حسینؓ علیہ السلام اور بعد ان کے حضرت
 امام زین العابدینؓ علیہ السلام اور بعد ان کو حضرت امام محمد باقرؓ
 علیہ السلام اور بعد ان کو حضرت امام جعفر صادقؓ علیہ السلام

اور بعد اذکی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور بعد اذکی
 حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام اور بعد اذکی حضرت امام محمد تقی
 علیہ السلام اور بعد اذکی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور
 بعد اذکی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور بعد اذکی
 حضرت صاحب الزمان محمد محمدی علیہ السلام کہ امام ہیں ما
 کو مہین اور غایب ہیں اور ظہور فرمائیں گے اور عالم ٹوٹے
 و دوسرے مملو فرمائیں گے اور سب کافرون اور منافقون ٹو
 دین حق میں لائیں گے اور جناب سالتماہ فی حجة الوداع
 مراجعت فرمائی اور غدیر خم میں پہونچے تو حکم خدا ہوا کہ وہ حضرت
 جناب میرے کو اپنا وصی جانشین فرمائیں پس جناب سالتماہ
 نے امتثال فرمایا اور بعد ازان ارشاد کیا کہ گیارہ مہینہ
 ایک کے بعد دوسرا میری خلیفہ و جانشین ہیں اور بارہویں امام
 غایب ہوں گا اور پھر ظہور کریں گے اور دنیا کو پر از عدل و داد فرما
 بعد اسکو کہ مملو جو ر و فساد سی ہوا اور یہی ہی اعتقاد کرنا چاہئے کہ جو
 کچھ خاتم المرسلین جناب رسالتماہ فی فرمایا ہو وہ سب
 بے کم و کاست صحیح و درست ہی اور منجملہ ان امروں کے
 یہی ہی کہ جب حضرت صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے

تو دشمنوں کو زندہ کرینگے اور بہت شیعہ بھی کہ ایماندار و ممتاز ہیں
زندہ کرے گا کیونکہ اور شیعہ داد اپنی اوس جناب سے طلب کرینگے
اور شکایت اپنی دشمنوں کی کرینگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ
نے قرآن مجید میں خبر دی ہے اور عقائد کرنا چاہئے کہ سوائے
وعداب قبر و ثواب قبر برحق ہے اور قیامت حق ہی اور سب
مرفے زندہ ہونگے اور جزائے عمل پائینگے اور بہشت حق ہے
اور دوزخ حق ہے اور جب کوئی لڑکا بالغ و عاقل ہو اور چاہے
گہ نماز پڑھے پس اگر جنب ہو اور نماز کا وقت داخل ہو اور ہو تو
غسل جنابت کرے اور سطح نیت کرے کہ غسل جنابت کرتا ہوں
و سطحی اس نماز کو اور باقی نمازوں کے اور اون چیزوں کے
گہ جو سبب اس غسل کے مباح ہوتی ہیں واجب قرۃ العالی اللہ
اور اگر قصد محض ضامی خدا کرے تو بھی کافی ہے یعنی یہ ارادہ
کری کہ چونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے کا حکم کیا ہے تو اسلئے
نماز پڑھتا ہوں اور ہتھال مرا بھی کرتا ہوں اور اگر قبل وقت
غسل کرے تو فقط قصد ریت کرے اور قصد واجب سنت نہ کرے
اور اگر یہ قصد کرے کہ مطلق نماز میں اس سے مباح ہوں تو ہر شے
اور اسی طرح اگر با وضو نہ ہو تو وضو کرے اگر وقت نماز ہو تو قصد

وجوب و گرنہ بقصد قربت اور اسی طرح اگر عورت حیض یا نفاس
 ہوا و ر خون سی پاک ہو تو غسل حیض یا نفاس بجا لائی اور اگر
 وقت نماز ہو تو بقصد وجوب گرنہ بقصد سنت اور اگر نماز قضا
 انکی ذمہ میں ہو تو قبل وقت بھی غسل وضو کو واسطے اوس نماز
 قضا کو بہ نیت وجوب بجا لاسکتی ہیں اور اگر یقین ہکا نہ ہو
 ذمہ میں قضا ہی جیسا کہ مذکور ہوا تو نیت کرے کہ غسل تائبہ
 وسط رفع حدت و مباح ہو نماز کو اور مباح ہونے جمیع ادا
 چیزوں کے کہ غسل سے مباح ہوتی ہیں قرۃ الی اللہ اور حجت
 سی فارغ ہو تو پانی سر پہ ڈالی اور تمام سر و گردن کو دھوئے
 اور اگر بال ہوں تو پانی بالوں کے نیچے ہی پہنچا اور اگر کان میں
 سوراخ ہو تو احوط یہ ہے کہ اوس میں بھی پہنچائے اور مجرب
 ہے کہ سوراخ گوش وغیرہ بند نہیں ہوتا جس قدر مدت گذری
 اور البتہ پانی بالوں کو نیچے پہنچانا چاہئے اور علت اس میں شہو
 یہ ہے کہ خود بالوں کا دھونا ضرور نہیں مگر اگر بال بھی دھوئی تو حوط
 ہے اور عورتوں کے پیچیدہ بالوں کا کھولنا بہتر ہی خصوصاً
 غسل حیض و نفاس میں اور جب دھونی سے سر و گردن کے
 فارغ ہو تو بدن دھوئی اور احوط یہ ہے کہ پہلے داہنی جانب

دھو کر اور پھر بائیں جانب اور بعد غسل جنابت کو احتیاج
 وضو نہیں اور بعد غسل حیض و نفاس و مس میت بھی وضو کی
 ضرورت نہیں بلکہ غسل کافی ہی لیکن اگر وضو قبل از غسل
 احتیاطاً بہ نیت قربت بجالائی تو بہتر ہے اور اگر بہ نیت
 پانی میں اور تر جامی اور غوطہ لگائے تو کافی ہے اور اسے
 غسل ارتعاسی کہتے ہیں اور اگر روزہ دار ہو تو چاہیے کہ غسل نہ کرے
 کرے اور سردی آئے تو گرم کرے اور گرمی ہو تو سرد کرے اور اگر
 سردی فصل و بہتر ہوگا اور اگر حمام میں غسل کرے تو پہلی سردی دن
 کو درمیان پانی کے دھو کر اور جب قدر بدن اوسکا خارج از آب ہو
 تو اسقدر اوسکا دیونا بہتر ہو اور جو کچھ پانی میں چھوڑا اوسکے
 دیونیکا کرے اور اوسے پانی میں حرکت دی اور بدن پر ہاتھ پیر
 کہ پہلی پانی دھنی جانب سب مقام پر پہنچ جائے اور بعد از ان
 بائیں جانب سب جگہ اوسطی پانی پہنچائی اور اگر بہ طرف کے
 دھونی میں اوس جانب کے پاؤں کو پانی سے خارج کرے اور پھر
 پانی ڈالی بعد از ان اوسے داخل آب کرے تو بہتر ہے اور اگر غسل
 ارتعاسی میں پہلی بدن کو پاک کرے اور ایک تختہ روی آب پر
 حائل کرے اور خود بالائی تختہ کہڑا ہو اور نیت کھس کے متصل اسکے

داخل آب ہو تو بہتر ہے اور وسواس جانب شیطان سے ہے
 نیت و طہارت میں اور نیت ایک اور قلبی ہی ہے ہر ایک شخص کو
 حاصل ہوتی ہے اور جب کوئی شخص وضو کری اور نیت وضو سے
 خارج ہو تو چھو بیہ ہی کہ پانی کو بالائی رخ سے یعنی اوس مقام سے کہ جہاں سے
 سر کو بالونکا نکلنا شروع ہوتا ہے گرامی آخر ذقن تک یعنی ٹہری
 تک اور عرض میں اوس قدر وہوئی کہ جہاں تک انگوٹھا اور بیچ کی
 اونگلی پہنچے اور باقی منہ کو کان تک بقصد احتیاط دھوئے
 اور ڈاڑھی کے بال اگر کہنی ہوئی ہوں کہ بن سونمایان نہواور نہ
 پوشیدہ ہو تو فقط اوپری بالونکو دھوئیں اور اگر بال کہنی پہنچے نہ ہوں
 پس اگر سورج پہلی ہوں تو پانی سب جڑ و نمین بالونکی پہنچائے
 اور اگر بعض بالون کی جڑیں نمایان ہوں اور بعض کمی نمایان نہ ہوں
 تو پانی سب جگہ احتیاطاً پہنچائی اس طرح کہ جلد پر جاری ہو جائی بعد ازاں
 داہنی ہاتھ کو دھو کر کہنیوں سے اونگلیوں کے سرے تک اور مرد پہلے
 پانی کو پشت دست پر ڈالی اور عورت شکم دست پر اور دوسرے ہاتھ
 کو اوس ہاتھ پر پیری اس طرح سو کہ جانب فوق سے جانب تحت میں لائے
 اور وہاں سے ہاتھ کو جانب بالائے ہاتھ بلکہ پہر دو بار فوق سے
 تحت میں لائی یہاں تک کہ پانی سب جگہ بخوبی پہنچ جائے اور

دست رست کو بھی دھوئے اگرچہ تری سابق کی یعنی مرتبہ پہلے
 لی باقی ہو اور احوط یہ ہے کہ پانی زیر ناخن بھی پہنچائے اور نر
 کترے یا میل ناخن کا کسی چیز سے نکال ڈالے بعد ازان و سچ
 کو بھی اسی طرح دھوئے بعد ازان مسح مقدم سر سجالائے اور
 بہتر یہ ہے کہ بمقدار تین انگلیوں کے تین انگلیوں سے مسح کرے
 اور بہتر یہ ہے کہ دست رست سے مسح سر سجالائے اور مقدار
 پانی ہاتھ میں نہ باقی ہو کہ جبہ اقل غسل صادق آئے پس جب چاہے
 مسح کرے تو ہاتھ کو جھٹک دی تاکہ پانی کم ہو جاوے اور بالاسی سر
 سے جانب زیر ہاتھ کو مسح میں پہنچی اور مراعات گرمی و سردی
 لی کہ تری پیشانی کی ہاتھ میں نہ لگی اور بہتر یہ ہے کہ دھوئی ہاتھ
 سے داہنی پاؤں کا اور بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح کرے اور
 چاہئے کہ مسح بقیہ آب سابق سے ہو اور آب جدید مسح کو لٹوئے
 اور احوط یہ ہے کہ تمام کف دست سے مسح پا سجالائے اور پہلی پا
 رست کو مسح کرے بعد ازان پانی چپ کو اور سنت ہے کہ تہہ
 ہاتھ کو بند دست سے ایک مرتبہ دھوئے اگر وضو بعد استنجائے
 کے کیا ہو اور دو مرتبہ دھوئے اگر حدث خالی سے ہو اور غسل میں
 تین مرتبہ دھوئے اور مستحب ہے کہ یہ دعا پڑھے جب چھٹے پانی

لیکے اوس سوہانہ و بہو بسم اللہ و باللہ و الحمد للہ اے
 جعل المساء طمناً و لعل یجعله نجساً یعنی وضو کرتا ہوں میں
 برکت و مدد سو نام خدا کی اور اوسکی ذات مقدس کی اور حمد و ثنا
 کرتا ہوں و من خدا کی کہ جسنی پانی کو پاک و پاکیزہ و پاک کر نیوالا اگر دنا
 اور اوسے نجس نہ کیا بعد از ان کلی کرے اور کہی اللھم لیقنہ
 حجتہ یوم القاء و اطلو لیسکے بید کولک و شکوک و اجلہ
 من تنضی عنہ یعنی خداوند تعلیم و تلقین فرما مجھ و جھسی
 اوس و ز کہ میں ملاقات کروں تجھ سے یعنی جب ملائکہ تیری سوال
 کریں مجھ سے میرے اعتقادات سے قبر میں اور گویا کر میری زبان کو سنی
 یاد و شکر سے اور گردان مجھی اون لوگوں میں سو کہ جن سے تو خوشنود
 ہوا ہی اور بعد ہستناق یعنی ناک میں پانی ڈالو کہے اللھم
 لا تخیر علی بیح الجنۃ و جعلنی من لیثمم رہجھا و راجھا
 و رائجھا و طیبھا یعنی خداوند احرام نکر مجھ پر ہی بہشت
 اور گردان مجھ اون لوگوں میں سو کہ جو بوی بہشت و نسیم بہشت کو
 اور اوسکے پہلوں کو اور خوشبو کو سونگھیں گے اور بہتر یہ ہے کہ
 تین مرتبہ مضمرہ و ہستناق کری اور جب منہ پر پانی ڈالی تو
 بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو اور بعد منہ دہونگی یا انشا میں و سکی ہو

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوُفُ فِيهِ الْوُجُوهُ وَلَا تَسْوُفُ
 وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ فِيهِ الْوُجُوهُ یعنی خداوند اسفید نورانی
 کر میری منہ کو اوس روز کہ جسمیں بعض منہ سیاہ ہونگی اور تیرہ و تار
 نکر میرے منہ کو اوس دن کہ جسمیں سفید و نورانی ہونگے بعضی منہ
 بروز قیامت کو اور رجب ایہنا ہاتھ دہوی تو کہے اللَّهُمَّ عَظِّمِ
 كُنْهَافِي بِحِمَّتِكَ وَالْخُلْدَ فِي الْجَنَّةِ اِنِّي سَاكِرٌ وَمَحَابِبُ لِحَسَنَاتِكَ
 یعنی خداوند اوز قیامت نامہ عمل میرا میری دہنی ہاتھین دے
 اور وہ نامہ کہ جسمیں بشارت ہوگی میری ہمیشہ بہشت میں رہ
 کی بائین ہاتھ میں دے اور حساب کر مجھ سے ساتھ حساب کم اور آسان
 بعد از ان جب بائین ہاتھ کو دہو تو کہے اللَّهُمَّ لَا تَعْطِئَنِي كُنْهَافِي
 بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِي وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُولَةً اِلَّا
 عَنْقِي وَاعُوذُ بِكَ مِنْ مُقْطِعَاتِ النَّيْرِ اِنِّي عِنْدَ خدَاوَنَدَا
 روز قیامت نامہ عمل میرا بائین ہاتھ میں میری منہ سے اور زجا
 بہشت سہری اور ہا تو نکو میری میری گردن میں مغلول نفرسا
 اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری ون جاسوس اور با سون کہ
 جو قطع کو گوہین کافر و نکلی لے جہنم میں اور جب مسح سر کری تو
 اللَّهُمَّ غَشِّبْنِي بِرَحْمَتِكَ وَبِرَّكَائِكَ وَعَفْوِكَ یعنی خداوند

از سر تا پا گھیر لے مجھے رحمت اخروی اور برکت ہای دنیوی اور
 آمرزش و مغفرت سے اپنی اور جب مسح پا کر یوں کہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ
 قَدَمِيْ عَلٰی الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَهَجَلُ السَّعْيِ
 فَيَمَّا يُرْضِيْكَ عَمِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی خداوند
 ثابت قدم کر مجھی روز قیامت پہل صراط پر اور اوس روز کہ زمین
 کافرون اور گناہگاروں کی قدموں کو لغزش ہوگی اور گردن رقتا
 اور چلنی کو میری اوس زمین کہ جو تیری خوشنودی کا باعث ہو
 یعنی اوس ادا کو طے کر زمین کہ جسمین تیری خوشی ہو بعد از ان جب
 متوجہ نماز ہو تو اذان اقامت کہی اور اذان میں پہلی چار مرتبہ
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے یعنی خدا بزرگ و بزرگتر ہی اس سے کہ عقل و سعی کی
 اوسکی کہ ذات تک پہنچی بعد از ان دو مرتبہ اسْتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنی گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ کوئی معبود قابل پرستش
 و عبادت نہیں بجز معبود یکتائی بحق کے کہ متصف ہے جمیع صفات
 کمال سے بعد از ان دو مرتبہ کہی اسْتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
 یعنی گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ جناب سالتمآب محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ فرستادہ خدا اور رسول خدا میں اور دو مرتبہ
 اَشْهَدُ عَلٰی الصَّلٰوةِ یعنی بزودی تمام مستعد و آمادہ نماز ہو

بعد اذان دوبار کہے جیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی بزودی تمام متوجہ ہو
اوس چیز کی طرف کہ جو موجب سنگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ
جیَّ عَلَی خَیْرِ الْعَمَلِ یعنی عجلت تمام متوجہ ہوں طرف اوس عمل کے
کہ جسو جناب باری نے بہتر تمام عملوں کو دانا ہی اور وہ نماز
بعد اذان دوبار اللہ اکبر کہی اور دو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اور اقامت میں دوبار اللہ اکبر کہنا اول میں کم کر دے اور ایک مرتبہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آخر میں اور بعد جیَّ عَلَی خَیْرِ الْعَمَلِ کے دوبار قَدْ قَامَ
الصَّلَاةُ کہو یعنی بدرستی کہ برپا ہوئی نماز اور اگر آخر اقامت میں
دوبار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہی تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ کیا بعید ہے کہ
دو دفعہ کہنا بہتر ہو اور مستحب ہی کہ درمیان اذان و اقامت
سجدہ میں جای اور کہی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي سَجَدْتُ لَكَ
خَاضِعًا خَاشِعًا یعنی کوئی معبود بحق نہیں بخیر تیری ہی پر
سیری سجدہ کیا میں تجھے بکمال خضوع و خشوع اور اگر سجدہ کرے
بلکہ فقط ایستادہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ہے تو بھی کافی ہے اور عورتوں کو
اس قدر اذان و اقامت کی تاکید نہیں جس قدر مردوں کو ہی بلکہ
اگر تھکا چار بار اللہ اکبر اور دوبار اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اور دوبار اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ پر کر سکتی ہیں اور

تمام فضول اذان تو ایک ہی ایک بار کہیں تو یہ بھی کافی ہی بلکہ
اگر فقط شہادتین یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ
اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ پر ہی اللّٰهُ اکبر کے اکتفا کریں تو یہ بھی کافی
ہوگا اور تمام اذان واقاست ہی کہہ سکتی ہیں بشرطیکہ کوئی محرم
اونکی آواز نہ سنی اور اگر بعد شہادتین ایک بار یا دو بار بقصد کثرت
نہ اس خیال سے کہ داخل و جزو اذان ہی کوئی شخص اَشْهَدُ اَنْ لَا
اِیْلَہَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَیْہِ السَّلَام کہے تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی کوئی
دینا ہو نہیں کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
دوست جناب باری کو ہین اور خدا فی او نہیں صاحب جنتیا
بہ نسبت امور خلافت کے گردانا ہی اور وہ حاکم و بادشاہ تمام
مومنین کے ہین اور کہنا مُحَمَّدٌ وَّ عَلَیْہِ السَّلَام کا داخل اذان نہیں
یعنی جناب رسالتا رب اور علی بن ابی طالب بہترین خلق خدا ہیں
اور درمیان اذان واقاست کے اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَارًّا وَّ عَلَیْمِيْ قَارًّا وَّ رِزْقِيْ وَارًّا وَّ جَعْلِيْ
عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسْتَقَرًّا وَّ ذَرَارًا
یعنی خداوند دل کو میری نیک و نیکی کنندہ گردان اور تمام حیات
اور زندگی کو میری خوشی اور شادمانی میں بسر کر یعنی تمام عمر مجھے

خوش رکھ اور روزی مجھ کو بکثرت بدون مشقت عطا فرما اور
 گردان لے کر قریب قبر جناب سالتاب محل قرار دے جا بود و
 حال حیات میں اور بعد ممات کی اور مرد کی لمبی مستحبت کہ جب
 نماز کو لے ایستادہ ہو تو دونوں پاؤں میں اسکی بقدر ایک جب
 فاصلہ ہو اور اگر چار انگلی کا ہی فاصلہ ہو تو یہی کافی ہے لیکن
 بقدر چار انگشت کشادہ کی ہو اور جانبی کہ دونوں پاؤں باہم
 مستحاذی اور برابر ہوں اور انگلیاں پاؤں کی متوجہ قبلہ کی جانب
 ہوں اور قبلہ سے نہ حرف نہ ہوں اور ہاتھوں کو زانو پر محاذی انونو
 لنگادی اور انگلیوں کو باہم متصل رکھو بعد از ان سب بار اللہ اکبر
 کہو چہ بار بنیت استجاب اور ساتویں دفعہ بنیت وجو یا یہ کہ پہلے
 تین بار اللہ اکبر کہو اور ہر گیس میں دونوں ہاتھوں کو بلند کرے
 نرمہ گوش تک اور کندست کو متوجہ قبلہ کہو بعد اسکی یہ دعا پڑھو
 اللَّهُمَّ أَنْتَ مُلْكُ الْحَقِّ الْمُبِينِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 عَمَلْتُ سُوءًا وَأُظْلِمْتُ نَفْسِي فَأَعْفِرْ ذَنْبِي إِنَّهُ لَا يُعْفَرُ إِلَّا بِكَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَدَاؤُنَا تَوْهِي بِأَوْشَاهِمْ وَأَرْشَابَاتٍ وَدَوَامِ كَسِيٍّ مَجْبُودِ
 لِيُهْنِيَنَّ بَحْرِيَّ يَاطَاكَ وَبَاكِزَهْ جَانَتَا هُوَ عَيْنِ تَجْوِ وَأَرْشَاهُ وَدَانَتَا
 تَجْوِ وَأَرْشَاهُ وَدَانَتَا تَجْوِ وَأَرْشَاهُ وَدَانَتَا تَجْوِ وَأَرْشَاهُ وَدَانَتَا

اور حمد و ثنا کرتا ہوں تیری اور شکر کرتا ہوں تیری نعمتوں کا خداوند
 بد کیا مینی اور ظلم کیا ایسے نفس سبب محب ہو گناہوں کو پس عفو کر
 میرے گناہوں کو بد شکیکہ کوئی عفو کر نوا لا گناہوں کا نہیں بجز تیری بعد از ان
 دوم تر بہ اللہ اکبر کہو اور یہ عا طہ ہو لبیک وسعدایک و تحکیم
 فی دیک و الشکر لبیک و الحمد لی من ہدایت عبد
 وابن عبدیک ذلیل بکربدیک منک و بک و لک و لک و لک
 ولا منجی ولا مفر ولا فہرب منک الا الیک بسبحانک
 و حسناتک تبارکت و تعالیت بسبحانک ربنا و رب العالمین
 یعنی ایستادہ ہوں تیری خدمت میں بعد استادہ ہونیکو مکر یعنی ہمیشہ
 خدمت میں تیری ایستادہ ہوں یا یہ کہ چونکہ توفی مجھ نماز کو لگو طلب فرمایا
 تو میں لبیک جابت ہی اور لبیک گویاں تیری خدمت میں نماز کے
 لگو حاضر ہوا اور ہمیشہ تابع فرمان ہوں تیرا اور نیکیاں مینا و آخرت میں
 سبب تیر قبضہ قدر تحین میں در بدی تیری جانب سے نہیں اور تیری بارگاہ
 جلالت میں بدی کو کی طرح کی راہ ہی ہدایت اوستی شخص پائی ہے
 جس وقت نے ہدایت کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیر والدین ہی تیر بندے
 تہو پس میں غلام زادہ و کنیز زادہ تیرا ہوں کہ خدمت میں تیری استادہ ہوں
 تہ ہی سبب ہی ابتدا میری وجود کی اور تیری ہی مدد بقا میری ہی اور

تیری جانب سے ہو مدد میری اور تیری ہی لئی ہیں تمام کام میری اور تیری
 ہی جانب سے ہی باز گشت میری اور زمین ہو کوئی پناہ جا سید گریز
 تجھے مگر خاص تیری جانب پاک و پاکیزہ و منزه جانتا ہوں حسرت
 کبریا کی گو تیری غبار سے اوان چیز فکلی کہ سزاوارتہ ہیں تیرے لئی اور ہول
 کرتا ہوں تجھ سے ہمیشہ تیری رحمت و مہربانی کا اور تیرے اور معاف نام
 برکتوں کا تو ہی ہو دنیا و آخرت میں اور تو بلند و برتر ہو اس امر کو کہ نہ
 ذات کا تیری عقل و وہم ادراک کر سکی مقدس و منزه ہو تو اسی پرور و نگار
 خانہ کعبہ یعنی معبود و اصل مقصود میری عبادت تو ہی ہو نہ یہ کہ ہم خانہ
 کعبہ کو عبادت کرتے ہیں اور ہم متوجہ کعبہ کی جانب و رقبہ رو فقط تیرے
 حکم سے ہو کر بعد ازاں یکجا ترکیب کی ہو یہ نیت کر کے کہ مثلاً نماز صبح یکجا ادا کر
 دو رکعت اس سبب سے کہ وہ واجب ہو قرآن بقرآنی اللہ یعنی واسطہ حصول
 قرب و خوشنودی جناب باری اور فقط اس ضمن میں کا خاطر میں گذار
 اور ارادہ نماز ہونا نیت ہو تلفظ نہ چاہی یہ بعد نیت تکبیرۃ الاحرام
 یعنی اللہ اکبر کہو اور یہ عا پر ہے وَجْهَتُ وَجْهَیْ لِلدِّیْنِ
 فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَى مِلَّةِ آبَائِهِمْ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَفَتَنَّاكَ عَلَى صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْكَ حَبِیْبًا
 مُبْلِغًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُسْتَکْرِیْنَ إِنَّ صَلَوَاتِیْ وَنُسُکَیْ وَنَحْبَیْ وَتَحَنُّنَیْ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَیْءَ لَکَ وَیَذٰلِکَ اُمْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
 یعنی رکو دل کو اپنی متوجہ کیا مینو طرف او سرخ لای کے کہ جس بنو مادہ
 و مدت محض قدرت کاملہ سے پیدا کیا تمام آسمانوں و زمینوں کو درج
 میں ملت یگانہ پرستی پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ہوں اور حق
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ میں اور طریق مستقیم علی مقصدی السلام
 پر تمام ہوں میں اور فروع دین میں راسخ الاعتقاد و ثابت قدم
 ہوں اور شرک و کفر اور تمام باطل مذہبوں و دینوں سے نفرت
 رکھتا ہوں اور مائل ہوں دل و جان سے طرف تیری توحید اور حق
 جناب سالتماصب صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے
 اور مطیع و منقاد ہوں ان کو و جمیع اوامر و نواہی کا اور ان کو کو عمل
 سے نہیں ہوں کہ جو شرک و کفر کر رہیں نہ مرتکب شرک جلی ہوتا ہوں
 سنن ثبت پرستی کو اور نہ شرک خفی کرتا ہوں مثل ریا کو اور متابعت
 اور پیروی غیر ائمہ اطہار کے بدرستیکہ نماز میری اور شک میل یعنی
 قربانی میری یا حج میرا یا سب عبادتیں میری اور زندگی میری اور
 انتقال کرتا میرا جس حال پر ہوں زندگی میں اور جو کچھ کہ پہونچے گا مجھ
 اور گزرے گا مجھ پر بعد انتقال کے وہ سب خالص و پاک ریا و غیرہ سے رہے
 خالص و سخیل کو لگو کہ پروردگار تمام عالم کا ہی و کوئی شخص اس کا شریک

وہمسر پیدا کر نہیں عالم کو اور عبودیت و استحقاق عبادت میں نہیں
 یعنی عباد تو نہیں کسی کو سنا تہلہ و سکی شہ یک نہیں کرتا اور ساتھ ہی
 مامور ہوں جانب سے پروردگار کے کہ بیگانی و سکی پستش و عبادت
 کروں اور میں منجملہ اسکے مطیعوں اور فرمان برداروں ہوں آفریدہ
 کلمات حقیقت میں نیت نمازمیں اور عمدہ اوس چیز کا کہ جو عبادت میں
 معتبر ہی پہلی خلاص نیت اور خلوص استقامت ہے کہ جو ان فقرات میں
 مذکور ہوا بعد ازاں کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یہ
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی یہ
 نامکمل نہیں اور استعا کرتا ہوں عین طرفت و مس مہود بحق اور خداوند مطلق
 کہ جو تمام کلاموں کو سنتا ہے اور عالم و دانا ہے تمام معلومات سے اور بخوبی
 وقت و آگاہ ہے اعمال و افعال سے بندوں کو اور انکی نیتوں سے شہ و سوجہ
 سے اوسن یوسکرش کے کہ جو فریب یتا ہو خلق کو اور دور ماندہ ہی حمت
 الہی سے اور جہیم ہو یعنی سنگباران کیا ہے اوسو ملا کہ لا اوسوقت کہ جب
 آسمان سے اسکا اخراج کیا گیا ہے یا تیر شہاب سے تیر باران کیا گیا ہے یا
 لعنت خدا و لعنت خلق خدا سے مرجوم ہوا ہے بعد ازاں سورہ حمد
 پڑھو بقصد وجوب و ایک سورہ پڑھو بنیت قربت اور چونکہ قرآن
 سورہ حمد نمازمیں واجب ہے اور بعد اسکی بہتر تمام سورہیں سورہ فاتحہ

اور سورہ انعام آیت ۱۰۲ میں سورون کا بطریق اجمال
 اس رسالہ میں مناسب ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی مدد
 چاہتا ہوں نام سہو اور خدا کے کہ سزا و عبادت ہو اور متصف ہے
 جمیع صفات کمال سہو اور رحمان ہے یعنی نعمتیں عام عطا کرتا ہے تمام
 خلق کو اور رحیم ہے یعنی خاص رحمتیں عطا فرماتا ہے ہر مومن کو
 دنیا اور آخرت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی جمیع ستائشیں
 اور تعریفیں مخصوص ہیں و سچ و درکار کو ہیں کہ پیدا کرے والا اور مگر
 تمام عالم کا سہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا یہ فقرہ ازراہ تاکید مکرر فرمایا
 یا یہ کہ مراد رحمن و رحیم ہے بسم اللہ میں نسبت نعمات دنیا و آخرت تمام
 میں نسبت آخرت کے ہے کہ دو بار اپنی بند و نکو پیدا کرے گا اور حساب بخشے گا
 اور مومن کو گناہ معاف کرے اور ہدایت بخشنے میں ہر شے فرمائے گا
 مَا لَیْسَ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی جزا دہندہ روز جزا ہو یا متصرف ہو گا
 امور روز جزا میں روز قیامت اور بعض قاریوں نے اَللّٰکَ یَوْمَ الدِّیْنِ
 پڑھا ہے بدون الف کو اور فتح میم اور کسر لام سے یعنی بادشاہ روز قیامت
 اور یہ دونوں قرأتیں جائز ہیں لیکن چونکہ اکثر روایتوں سے قرأت اولیٰ
 ثابت ہوتی ہے پس شاید ترجیح دنیا و سکا یعنی مَا لَیْسَ پڑھنا اولیٰ ہو
 اور چونکہ سبب استغاثہ اور پناہ مانگنے کو شیطان جہیم سہو اور مدد طلب کرنے

درگاہ اقدس الہی سے اور یاد کرنے سے اور غور کرنے سے صفات
 کمالیہ جناب باری مین اور یاد کرنے سے اور قیامت کے بعد اس کے
 کہ نہایت بعد حاصل تھا اسی خدا کی فی الجملہ قرب حاصل ہوا اور
 بعد کمال ہجران وجدائی کے فی الجملہ وصل بہم پہنچا پس گویا کہ
 مقام غیبت سے محل انس و جنور مین حاضر ہو کے بطور طالب
 عرض کیا اَیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی خاص تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم
 اور یہاں پر اور ونگو بھی شریک کیا اور یہ نہ کہا کہ خاص تجھی کو
 عبادت کرتا ہوں مین تاکہ شاید عبادت سے اور ونگی اور ونگی عبادت
 کے ساتھ اسکی بھی عبادت قبول ہو جائے اور چونکہ یہ کلام ہم
 اسکا تھا کہ متکلم مخدوم باہات عبادت پر کرتا ہے اور اپنی تین
 عبادت مین مستقل جانتا ہے لہذا بعد اسکی فرمایا اَیَّاکَ
 نَسْتَعِیْنُ یعنی خاص تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم نہ سوا تیرے
 اور کسی سے تمام امور مین خصوصاً عبادت مین اور پوشیدہ ہے
 کہ دعا کے آداب مین سے یہ ہے کہ جب دعا مانگنی لگے تو پہلو حمد
 و ثنای الہی کرے نعمات الہی اور ابتدا یہ بسم اللہ کرے پس
 بنا برین اس سورہ کی ابتدا مین بسم اللہ سے اور حمد خدا سے ابتدا
 کی گئی اور اسی طرح پر چونکہ آداب معینہ و مقدرہ ہیں کہ

صفات کمالیہ جناب باری کا ہوا اور برکت و مدد سے اس کے نام
 اور ذات و صفات کی دعا کرے تاکہ باعث دعا کو قبول ہو نیکی
 تو اس سبب سے اس سورہ میں پہلو ذکر جناب باری کا اور اس کی
 صفات کمالیہ کا بھی ہوا خلاصہ یہ کہ جب تسمیہ اور تحمید اور بیانیہ
 ذات و صفات سے جناب باری کے کمرہ سبب وسیلے قبول دعا
 کے بہین فارغ ہوا اور دیکھا کہ دعا کو خدا تعالیٰ سبب عبادتوں سے
 زیادہ دوست رکھتا ہے اور وہ عظم اسباب قربت الایات ہے
 خصوصاً دعای حصول راہ است کہ عظم مطالب سے نزدیک رباب بھٹین
 کو ہے اور سبدا اور یوقوف علیہ تمام نعمات جناب باری کا ہے لہذا
 شروع دعای حصول راہ رست و سبیل نجات میں کی اور فرمایا
 اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہدایت و رہنمائی فرما ہمارے
 راہ رست کی یعنی راہ حق کی اس لئے کہ راہ حق کی راست ہے
 یعنی سیدھی پہونچتی ہے بہشت صوری و معنوی کی جانب و آدمین
 افراط و تفریط و غلو و تقصیر کو دخل نہیں اسلامی کہ جس شخص نے
 کسی امر میں غلو کیا وہ جانب است کو حق سے منحرف ہوا اور جس نے
 تقصیر کی تو وہ راہ حق چھوڑ کر اس کی بائیں جانب بہک گیا جیسا
 فرمایا ہے کہ راہ رست و چپ گمراہ کنندہ ہے اور حق طریق وسط ہے

یعنی جاوہ راہ مثل اسکے کہ بعض لوگوں کو باب باب مدینہ علم ہیں
 یعنی حضرت امیر کو حق میں غلو کیا ہو اور انحضرت کی خدائی کے
 قائل ہو ہوئے ہیں یا انہیں جناب سالماک سوسعاذ اللہ بہتر و افضل
 جانتے ہیں اور بسبب اس غلو کو گمراہ ہوئے ہیں اور بعضی بسبب
 انکار امامت اس جناب کے کافر ہوئے ہیں مثل حوارج کے
 اور راہ رست اور راہ وسطا و ن لوگوں نے پائی ہے کہ معتقد
 امامت جناب امیر علی کے ہیں بعد حضرت بشیر نذیر علی کے بلا فصل اور
 قائل ہیں امامت کے گیارہ بزرگواروں کی اونکی اولاد سے اور بہتر
 انہیں امام جانتی ہیں اور متابعت اور پیروی اون حضرات
 کی گفتار و رفتار کو دارین اپنی اوپر واجب کی ہو اور جیسا لوگ
 دنیا میں راہ رست پر ہیں اس طرح آخرت میں بھی پل صراط پر
 سے بسہولت و آسانی تمام گذر کرینگے جیسا کہ حدیث میں
 وارد ہوا ہے کہ صراط دو ہیں ایک صراط دنیا کہ محبت و پیروی
 رسالت ہی اور دوسری صراط آخرت کہ راہ بہشت ہے مومنوں
 کو لے کر اور روی جہنم پر اوسو نصب کیا ہو اور مومنین جیسا کہ صراط
 دین حق پر ثابت قدم رہے ہیں اوسی طرح اوس صراط آخرت
 پر بھی ثابت قدم عبور کرینگے بہشت عنبر سرشت کی جناب

اور اخبار مستفیضہ عامہ و خاصہ میں وارد ہوا ہے کہ صراط مستقیم
 علی بن ابیطالبؑ ہیں یعنی محبت و پیروی اس جانب کی اور
 اماموں کی اونکی ذریت سے پس خلاصہ ترجمہ یہ ہوا کہ خداوند
 ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے اور کمال مرتبہ یقین پر فائز کرے
 اور چونکہ کمال ایمان سبب محبت و پیروی انبیاء و اوصیاء کو حاصل ہوتا
 تھا اوسکی جانب اشارہ اسطور پر فرمایا صراط الذین انعمت
علیہم یعنی راہ رست راہ اوں لوگوں کی ہے کہ جنکو نعمت
 عطا کی تونے اور مراد نعمت سے نعمت نیا نہیں اسلیو کہ خدا
 نعمت دنیا کو عام فرمایا ہے نسبت مومنوں اور کافروں اور
 صالحوں اور فاسقوں کے بلکہ کافروں اور فاسقوں کو زیادہ نعمت
 عطا فرمائی ہے پس مراد نعمت سے نعمت دین اور محبت و قرب
 رب العالمین ہے چنانچہ ایک اور آیت میں شان شیعیاں الہیت
 عصمت و طہارت میں فرمایا ہے کہ جو کہ اطاعت خدا و رسول کریم
 محبت و پیروی میں علی بن ابیطالب علیہ السلام کی اور اماموں کی
 اونکی ذریت سے پس وہ بہشت میں اوں لوگوں کے ہمراہ ہوں گے
 کہ جن پر انعام فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے پیغمبروں اور صدیقوں
 اور شہیدوں اور صالحوں میں ہی اور یہ لوگ چھ رفیق ہم نشین ہیں

اور احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہو کہ مراد پیغمبرؐ دن سی جناب
 رسالت مآبؐ ہیں اور صدر یقین حضرت امیر علیہ السلام اور
 شہید ونسوی حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ علیہما السلام
 اور صالحون و تمام ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں مراد اس آیت سی یہ ہے
 کہ راہ جناب سالک صانع صانع کی اور انکی اہلبیت کی حجۃ تلبیہ
 اور مچھو تلبیہ اور سنگا گردان اور چونکہ اس آیت میں عمدہ ارکان ہیں
 یعنی محبت و پیروی دوستان خدا کی جانب اشارہ کیا اور دوستی
 و تبرائی دشمنان خدا سے بھی ارکان ایمان ہے اور دشمنان خدا
 کی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ محضر
 حصول دنیا کو لے کر راہ حق سے اعراض کیا ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں
 کہ بسبب نادانی کے انکی متابعت اور پیروی کرتے ہیں مثل اکثر
 عوام کا لا نعام کو پس پہلو اشارہ قسم اول کی جانب کیا اور فرمایا
 غَيْرِ الْمُعْتَصِرِينَ عَلَیْکُمْ یعنی نہ راہ اول نہ گوئی کہ غضبناں کیا
 تو نے اونپر کہ وہ دیدہ و دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت کے
 کرتے ہیں بعد از ان اشارہ دوسری قسم کی جانب کیا اور فرمایا
 وَكَالْبَصَالِیْنِ یعنی اور نہ راہ اول نہ گوئی کہ وہ از راہ نادانی
 اور بی فہمی کے گمراہ ہوئے ہیں اور اکثر احادیث سی یہی ثابت

ہوتا ہے اور بعضوں کو کہا کہ مَغْضُوبٌ عَلَیْہِمْ ہوں میں اور
 ضالین بضاری ہیں اور بعضوں کو کہا کہ مَغْضُوبٌ عَلَیْہِمْ
 لوگ ہیں کہ جو اصول دین میں گمراہ ہوئے ہیں اور ضالین وہ
 لوگ ہیں کہ جو فروع دین میں گمراہ ہوئے ہیں اور ترجمہ سورہ فت
 یہ ہوا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی بدستیکہ ہم نے اس
 قرآن مجید کو شب قدر میں یعنی اونیسویں شب یا اکیسویں شب
 یا تیسویں شب میں اور اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شب
 تیسویں ماہ رمضان کی ہے اور مراد شبِ رسی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ
 اس شب میں معین مقرر و مقدر فرماتا ہے اور تمام امروں کو کہ جائز
 ہو نیوالی ہو تو ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ قرآن مجید کے اس شب میں
 نازل ہونیکے کیا معنی ہیں بعضوں کو کہا کہ ابتدا قرآن کے نازل
 ہونی کی اس شب کو ہوئی اور بعض کا یہ قول ہے کہ ختم نزول قرآن
 اس شب میں ہوا اور بعضی کہتی ہیں کہ تمام قرآن اس شب کو نازل
 ہو بیت المعمور میں نازل ہوا اور عرصہ تیس سال میں آیہ آید
 سورہ سورہ بحسب مصالح نازل ہوا وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُ
 الْقَدْرِ اور کہاں ہے جانا تو نے کہ شب قدر کیا اور کیا فضیلت
 کہتی ہے لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَلِیْمٌ مِنَ الْفِیْضِ یعنی شب

بہتر ہو ہزار مہینوں سے اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ
 عبادت شب قدر بہتر ہو عبادت سے ہزار مہینوں کی کہ اون میں
 شب قدر نہوا اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ جناب سالمت
 بنی خواب میں دیکھا کہ بنی اُمیہ اور حضرت کے منبر پر مثل فرزند زین
 یحیٰ و کرتے ہیں اور لوگ پس پشت کی جانب برگشتہ ہوتے ہیں
 پس حضرت نہایت ملول و رنجیدہ ہوئے پس حضرت جبریل علیہ
 السلام اس سورہ کو حضرت کی تسکین و تسلی کے لئے ہمراہ اپنی لکڑی نازل کیا
 کہ شب قدر تمہاری لکڑی اور تمہاری اہلبیت کے لئے اور انکو شیعوں
 کو واسطے ہے قرب و کریمت و نعمت الہی میں کہ انکو لکڑی اس شب
 میں حاصل ہو بہتر ہے اون ہزار مہینوں سے کہ اون میں بنی اُمیہ
 سلطنت کریں اور اون میں شب قدر نہوا تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ
 وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ہمیشہ روز قیامت
 تک نازل ہونے میں فرشتے اور روح کہ عظمیٰ فرشتوں سے
 اس شب میں امام زمان علیہ السلام پر بموجب حکم اب باری کے
 واسطے کرنے اور بیان کرنے ہر امر کو کہ مقدر ہوا ہو ہر شخص کے لئے
 اس شب میں یا ہر امر میں کہ متعلق مصالح بند و نشو و نما
 میں انکی سلامتی بھی حتیٰ المَطْلَعِ الفَجْرِ یعنی باعث سلامتی

یہ شب دوستان خدا کو لے کر طلوع صبح تک یا ملائکہ و روح تابع
خدمت بابرکت امام علیہ السلام میں حاضر ہو کر تہنیں اور سلام
عرض کرتے ہیں اس جانب پر آیا کہ روی زمین پر نازل ہو کے
جانب جناب باری سے سلام کرتے تہنیں ہر مومن پر کہ مشغول
نماز میں یا رکوع یا سجدہ یا دعا میں ہو طلوع صبح تک اور آقا
اس باب میں بہت وارد ہیں کہ یہ رسالہ گنجائش اونکے بیان کی
نہیں رکھتا اور لیکن تفسیر سورہ توحید پس پوشیدہ نثر ہو کہ امام محمد
ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کچھ یہودی
خدمت بابرکت جناب سالتماب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں حاضر
ہو کر اور عرض کیا کہ صفت و حال اپنے پروردگار کا ہم سے بیان
کیجئے پس یہ سورہ نازل ہو اقل ھو اللہ احد یعنی کہ وہ
محمدؐ کہ وہ خدا کہ جسکے حال و صفت سے تم نے سوال کیا وہ خدا
ہی کہ مستحق عبادت کا ہو اور خالق جمیع ممکنات کا ہو اور مجسم
جمیع صفات کمال کا ہو اور عقلیں دراک ذات و صفات میں
اوسکو دخل نہیں رکھتیں اور وہ مرکب اعضا و اجزا سے نہیں اور
بسیط مطلق ہے اور اجزا و خارجہ ذہنیہ اور عقلیہ اور ہمتیہ
نہیں رکھتا اور کوئی صفت موجودہ نہ زیاد و سکی ذات پر ہو

نہیں رکھتا اور خداوندی میں شریک نہیں کہتا اللہ العزیز
 یعنی پروردگار معبود بحق صمد ہے یعنی تمام خلق تمام امور و عین
 اپنے اسکی جانب محتاج ہیں اور وہ اپنے کسی امر میں کسی کی نیجا
 محتاج نہیں اور سب چیزیں اس کے سبب ہی قائم ہیں اور وہ
 کسی چیز کے سبب ہی قائم نہیں اور وہ بالفعل ہر جمیع الوجوہ
 کامل ہے اور محل حوادث و انفعالات نہیں کہم یکلا یعنی کوئی
 اس سے متولد نہیں ہوا جیسا کہ بعض کفار گمان کرتے ہیں کہ ملائکہ
 خدا کی بیٹیاں ہیں یا جیسا کہ سانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خدا کے
 بیٹے ہیں یا جسطرح بعض یہود کہتے تھے کہ معاذ اللہ حضرت خیر
 خدا کو بیٹے تھے وگرنہ چاہئے کہ خدا ہی جسم ہو مثل و نکر اور
 انہیں کی نوع سے اور انکا ہجرت ہو مثل و نکر مگر کسب ہوا و محتاج
 و ممکن ہوا و محتاج کسی خالق و موجد کی جانب ہوتا کہ وہ اسے ایجاد
 کرے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ تہمتہ تفسیر لفظ
 صمد سے ہے یعنی کوئی چیز کشف اس سے متولد نہیں مثل فرزند و بلوغ
 و غایط و منی و بلغم کے اور سوای و نکر جو جو کشفات ہیں کہ مخلوقوں
 سے متولد و جدا ہوتی ہیں اور نہ کوئی چیز لطیف مانند نفس و کلام
 و آواز کے اس سے ظاہر ہوتی ہے اور اور حوادث سے مثل بنیک

و خواب و خطورات قلب و غم و اندوہ و شادی و گریہ و بیم و خوف
 و امید و رغبت و ترس و ماندگی و گرسنگی و تشنگی و سیری و سیرابی
 سو پاک و پاکیزہ ہے و کم یو لدا یعنی اور نہ زائیدہ و متولد ہوا ہے
 وہ کسی سے اور اسکو ما باپ نہیں اور یہ روہی مضاری پر کہ باوجودیکہ
 وہ حضرت عیسیٰ کو خدا جانتی ہیں پھر معترف ہیں اسکو کہ وہ حضرت
 مریم سے متولد ہوئے ہیں اور حضرت مریم انکی والدہ ہیں حالانکہ
 خدا موجود بذات خود ہے اور وجود اسکا مستند کسی علت و سبب
 کی جانب نہیں اور حضرت سید الشہداء علیہ التحیۃ و التہنات نے فرمایا
 کہ یعنی کسی چیز سے متولد نہیں ہوا ہے اور کسی چیز سے باہر نہیں آیا
 اور حال و سکا مثل اور شیا کی کشفہ کو نہیں کہ وہ عناصر سے خارج
 ہوتی ہیں یا مثل حیوان کے کہ دوسرے حیوان سے متولد ہوتا ہے اور مثل
 گیاه کے کہ زمین سے روئیدہ ہوتی ہے اور نہ مثل بیج کی کے کہ چشمہ اور
 منبع سے ظاہر ہوتا ہے اور نہ مثل شیا لطیفہ کو کہ اپنے مرکز و مقام
 سے ظہور پاتی ہیں مثل بنیائی کے کہ آنکھ سے اور سماعت کان سے
 اور قوت شناسہ ناک سے اور ذائقہ دہن سے ظاہر ہوتی ہیں
 اور دانائی و تمیز دل سے ناشی ہوتی ہے اور تشنگی سنگ سے پیدا
 ہوتی ہے بلکہ خدا اور حمد ہے کہ نہ کسی علت و سبب سے پیدا ہوا ہے

اور نہ کسی ایسی چیز میں ہو کہ محتاج مکان ہو مثل جسم کی مائع
 کہ محتاج محل ہو تا ہو مثل سیاہی و سفیدی کو اور نہ کسی چیز پر
 نشست ہو مثل بادشاہ کو کہ تخت سلطنت پر بیٹھتا ہے اور
 سب ممکنات کو کہ تم عدم سے منصفہ شہود و وجود میں لایا ہو اور
 نسب کو اور سنے اپنی قدرت کاملہ سے خلعت ہستی پہنا پا ہے اور
 پھر شربت حیات چکھا بیگا اور جبر چاہیگا اور سب زائل و فانی فریگا
 اور جبر چاہیگا باقی رہیگا اور سب کو فنا میں بصلحت ہوگی اور فنا
 کر دیگا و لَمْ یَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات و
 مخلوقات سے اس کا کفو و مثل شبیہ نظیر نہیں ہو پس جسم
 ہو کہ مشابہ جسم ہو اور نہ جوہر کہ مشابہ جوہر ہو اور نہ
 ہو کہ مشابہ اعراض ہو اور محتاج محل ہو اور خداوندی میں
 میل و نظیر نہیں کہتا اور منقول ہو کہ حضرت امیر المؤمنین
 علیہ السلام سے لوگوں نے استفسار کیا تفسیر سے اس سے وہ کی تو
 حضرت نے جواب میں فرمایا کہ خدا احد ہے بدون آنکہ کسی نوع کی
 متساوی اور سکی ذات و صفات میں ہو اور صمد ہے یہ اس کے کہ
 و اجزا کہتا ہو اور کوئی فرزند نہیں کہتا کہ وارث اس کی
 بادشاہی کا ہو اس کو کہ جو شخص صاحبِ زندگی و لایہ ہو کہ وہ جسم

رتہتا ہوا اور معرض فنا میں ہوا اور اسکی بادشاہی منتقل ہو کسی
 کی جانب اور جناب باری کسی سے متولد نہیں ہوا نہین قی و خلد
 کا زیادہ تر مستحق ہوتا ہی اور لا اقل کہ شریک حکومت و خداوندی
 ہوتا ہی اور تفسیر اس سورہ گرمیہ کی اسقدر ہو کہ اگر طویل و عریض
 کتابوں میں لکھی جاتا تو بھی ایک عشر عشیر نہ بیان ہو سکا اور مستحب
 کہ جب اس سورہ سے خارج ہو خواہ نماز میں یا غیر نماز میں تو تین بار
 ہو کذا لک الله ربی یعنی اسطرح پر وہ خدا کہ جو پروردگار
 ہی اور بہتر ان تمام سور و عین کہ جو نماز میں پڑھی جائیں ہی ملو
 سوکر ہیں اور ایک حدیث میں وارد ہوا ہی کہ نہایت تعجب میں
 اس شخص سے کہ یہ دونوں سور نماز میں نہ پڑھے کہ کیونکر نماز اسکی
 قبول در گاہ ایزدی ہوتی ہو اور بعض وایات میں وارد ہوا کہ
 پھلی رکعت میں انا انزلنا کہ یہ سورہ جناب سالتجا
 اور افک و اہلبیت طیبات کا ہی اور انہیں اپنا شفیع گردانی اور
 انکو توسل و طرف جناب باری کو اور دوسری رکعت میں
 توحید پڑھے اسلئے کہ بعد اس سورہ کے مطلق دعا
 مستجاب ہوتی ہے یا یہ کہ خاصہ دعا کہ قنوت میں
 پڑھی جاتی ہے اور ایک روایت سے عکس اسکا مستفاد

ہوتا ہے اور دونوں صورتوں میں کچھ مضائقہ نہیں اور فضیلت ان
 دونوں صورتوں کی احادیث میں بہت وارد ہے لیکن مستحب ہے کہ
 روز و شب و پنجشنبہ نماز صبح میں سورہ ہل اتی پڑھے اور نماز
 مغرب و عشاء میں شب جمعہ کی رکعت اولیٰ میں سورہ جمعہ و رت
 ثانیہ میں سبّح اسمہ ربّک پڑھے اور اگر دوسری رکعت
 میں سورہ قل هو اللہ پڑھے تو بہتر ہے اور نماز صبح میں اور جمعہ
 پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ قل هو اللہ
 پڑھے اور نماز جمعہ میں اور نماز ظہر اور نماز عصر میں روز جمعہ پہلی رکعت
 میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقین سبط
 اور نماز عشاء میں تمام شبوعین سورہ سبّح اسمہ ربّک الا علی اور سورہ
 قل هو اللہ پڑھے پس جب وسر سورہ نماز میں تمام ہو تو اندل
 تامل کرے بعد ازاں ہاتھوں کو بلند کرے اور کہے اللہ اکبر
 بعد ازاں رکوع میں جاکر اور واجب ہے کہ رکوع میں ہتھ پر ہر
 ہاتھ اوپر اٹھائے تک پہنچ جائیں اور مردوں کو مستحب ہے
 رکوع میں ہتھ پر ہر ہاتھ اوپر اٹھائے ہمارے برابر ہو جاکر اور پسٹی دے
 ۴۰ سمین باقی رہے اور زانوؤں کو بلند نہ کرے بلکہ پشت کی جانب
 کھینچ لے اور پاؤں کشادہ ہوں اور عورتوں کو مستحب ہے

کہ بہت خم نہوں بلکہ فقط اوسقدر خم ہوں کہ ہاتھ اونکو زانو
 تک پہنچ جائیں اور ہاتھ زانو و پیر نہ کہیں بلکہ بالاسی زانو
 کہیں ران پر اور ہاتھ کو بانو متصل کہیں اور ہر ایک کے رکوع
 میں کافی ہو اور بہتر یہ ہو کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَحَمْدُهُ
 کہی یعنی پاک و پاکیزہ و مقدس منترہ جانتا ہوں بچہ پروردگار
 بزرگ کو اون سب چیزوں کے قابل و سکی عظمت و جلال کے نہیں
 اور لائق و سکی کبریائی و جبروت کے نہیں ہیں حالانکہ شکر و ستائش و
 حمد و ثنا کرتا ہوں و سکی اس نعمت پر کہ مجھ کو توفیق اپنے تشریف و تحمید کی
 عطا فرمائی اور ایک تہہ کہنا اسکا کافی ہو اور پانچ مرتبہ یا ست مرتبہ
 کہنا بہتر ہو اور جب رکوع سوائے اور سیدھا کہتا ہو تو کہی سَمِيعُ لِلّٰهِ
 لَمْ يَحْمَدْهُ اَتَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی خدا کو سنا اور
 اجابت فرمائی اور جزا خیر دی و شخص کو کہ مشغول عبادت و تہلیل و تہلیل
 میں ہوا و سکی اور جمیع شائین و رستائیں خاص و حسنہ کو کہی ہوں
 جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور سَمِيعُ اللّٰهِ لَمْ يَحْمَدْهُ کہی سو مستحب
 عمل میں آتا ہو پس اللّٰهُ اَكْبَرُ کہی ہاتھ وٹھا و کیوقت اور جب
 تکبیر سے فارغ ہو تو سجدے میں جا اور مرو کہ مستحب ہے کہ سجدے میں جاوے
 پہلو ہاتھ زمین پر کہی بعد ازاں زانو زانو اور مستحب ہے عورت کو کہ زانو کو

یا تو کسی پہلو زمین پر رکھو اور سجدہ عین پیشانی زمین پر رکھو یا او سجدہ
 پر کہ جو زمین سے روئیدہ ہوئی ہو اور او سجدہ کہاں اور پتہ نہ ہوں اور سجدہ
 کہ سجدہ خاک کر بلا پر ہو یعنی سجدہ گاہ خاک شفا لٹی ہو یا زمین کو بلا
 پر سجدہ کرے اور چاہے کہ دونوں کف دست و زانو اور انگوٹھ پاؤں
 سجدہ عین متصل زمین ہوں اور زور او سجدہ بدن کا اعضا پر ہو اور سجدہ
 زمین بینی کا متصل زمین رکھنا سجدہ اور سجدہ ہے کہ مرو سجدہ عین
 ہاتھ اپنی غشاوہ رکھو اور کسی چیز سے متصل نہ کرے اور اعضا او سجدہ ایک
 سے جدا ہوں اور عورت کو سجدہ ہے کہ اعضا اپنی باہم متصل نہ کرے اور
 یا تو کوفہ ذراع تک نہیں پر لٹا دے اور دست سجدہ عین کے ذکر الہی
 کرے اور بہتر یہ ہے کہ سبحان کی آلاء علیٰ و سبحان یا پانچ
 مرتبہ یا ساتہ مرتبہ کہے اور ایک بار یہی کہنا کافی ہے اور معنی او سجدہ
 یہ ہے عین کہ منفرہ و مفرد چانتا ہوں اپنی پروردگار کو کہ حسبِ نیت و
 بلند ہو حسبِ مرتبہ اور بہتر ہو اول سب چیز و نشی کہ او سجدہ عظمت و
 کوسزا و از زمین بہین حالانکہ میں مشغول ہوں حمد و ثناء میں او سجدہ
 بسبب اس کے او سجدہ جو توفیق اپنی تنزیہ و تحمید و تعریف کی دے بعد
 ازان سجدہ سے سر بلند کرے اور سیدہ با بیٹی اور لہشت پارس است گو
 شکم بای چپ سے متصل کرے بعد ازان یا تہہ کا نون تک او سجدہ

اللہ اکبر کہو اور کہو اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ
 یعنی طلب آمرزش مغفرت کرتا ہوں اپنی پروردگار سے اور رجوع
 کرتا ہوں و سکی جانب و رہا باز آتا ہوں گناہوں سے پھر اللہ اکبر
 کہو اور دو سر سجیدین جاہ شل سجدہ اولیٰ کی پہر جب و سر سج
 سے فارغ ہو کر درست بیٹھ چکے تو اللہ اکبر کہے بعد ازان و نماز
 رکعت کو لکھو اور پھر بایں طور کہ پہلوانوں کو زمین سے اٹھا کر بلند
 مالتو نکلو اور اٹھ کر قیامت کہو بِحَوْلِ اللہِ وَ قُوَّتِهِ اَقْبِمُ وَ قَعْدُ
 یعنی مدد سے اوس خدا کی کہ وہ برتری اس امر کو عقل کسی کی اوسکی
 گنہ ذات تک پہنچ سکے اور توانائی سے اوسے خدا کی اوٹتا ہوں نہیں
 اور بیٹھتا ہوں اور عورتوں کو مستحب ہے کہ پہلوانوں کو اٹھائیں بعد
 ازان ازانوں کو نکلو اور ایسا نکرین کہ جانب عقب بلند ہو اور جب
 اٹھے چکو اور سیدنا کہڑا ہو تو سورہ حمد بنیت و جواب و ایک اور
 سورہ بہ بنیت قربت پڑھو اور بہتر یہ ہے کہ سورہ قل ہو اللہ
 پہلے بعد ازان قنوت کو لکھو ہاتھ اٹھائیں وقت تکبیر کو اٹھائیں
 بلند کر کے محاذی موضع کر کے اور کھدست کو آسمان کی جانب
 رکھو اور قنوت کو احتیاطاً بقصد قربت پڑھو اور بہتر یہ ہے کہ قنوت
 میں کلمات فرج پڑھو اور وہ یہ ہیں کَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَکِیْمُ

الْكُتُبُ يَعْنِي نَهْمِينَ كُوْنِي مُعْبُوْدَةً بِخِزْرِ اَوْ سَخْدِ اِكْبِيْنَا كِي كِي جَانِعِمْ
 صَفَاتِ كَمَالِ كَاهِي اَوْ رِبْرِ دَارِ وَنَجْشَنده هُوَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ لَعَلَّ
 الْعَظِيْمُ يَعْنِي نَهْمِينَ كُوْنِي مُعْبُوْدَةً بِخِزْرِ اَوْ سَخْدِ اِكْبِيْنَا كِي كِي جَانِعِمْ
 سَنَازِ اَوْ عِبَادَتِ هُوَ اَوْ رِبْرِ نَهْمَاتِ بَلَنْدِ رَتْبِهِ هُوَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
 السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ
 وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
 الْعٰلَمِيْنَ يَعْنِي يَاقُ وَنَزْرَهُ هُوَ خَدَا كِي پُروردگارِ سَا تُوْنِ اَسْمَا
 كَاهِي اَوْ رِسَا تُوْنِ مِيْنُوْنِ كَاهِي اَوْ رِبْرِ رُودْگارِ هُوَا وَنِ سَبْ حِيْزُوْنِ كَا
 كِي جَوَا سَمَا تُوْنِ اَوْ رِزْمِيْنُوْنِيْنِ مِيْنِ اَوْ رَا وَنِ سَبْ حِيْزُوْنِ كَا كِي جَوْدِيْنِ
 مِيْنِ اَسْمَا تُوْنِ اَوْ رِزْمِيْنُوْنِيْنِ مِيْنِ اَوْ رِبْرِ رُودْگارِ هُوَا عَرْشِ عَظِيْمِ كَا
 يَعْنِي اَوْ سِ تَحْتِ كَا كِي جِسْمِ فَوْقِ مِيْنِ تَمَامِ اَسْمَا تُوْنِ اَوْ رِزْمِيْنُوْنِيْنِ
 نُوْرَا اَوْ رِسْرَا پُرْدَه هُوَا نُوْرُوْ كُوْ خَلْقِ كِيَا هُوَا اَوْ رِ تَمَامِ حِسَابِ مِيْنِ هُوَا طُوْلُ
 عَرْضِ مِيْنِ يَادِهِ هُوَا اَوْ رِ بَعْضِ وَايَاتِ مِيْنِ تَفْسِيْرِ عَرْشِ عِلْمِ اِلٰهِي سِ
 كِي كِي هُوَا وَرِجْمِ حَمْدِ وَشَنَا خَاصِ اَوْ سِ خَدَا كِي لُوْ كِي هُوَا كِي جَوْدِ رُودْگارِ
 تَمَامِ عَالَمِ كَاهِي اَوْ رِ اَسْمَا كُوْ كَلِمَاتِ فَرَجِ كِهْتُوْ مِيْنِ اَوْ رِ يَهْمِ بَهْتَرِيْنِ
 اَوْ عِيْ سِيْ هُوَا اَوْ رِ سَبْخَا زُوْ كُوْ قَنُوْتِ مِيْنِ سَتَحْبِ سِ خُصُوْصًا اَمَّا جَوْعِ
 وَنَمَازِ وَتَرِيْنِ اَوْ رِ سَتَحْبِ سِ اَسْكَاطِ رِبْهَا تَقِيْنِ مِيْنِ اَوْ رِ حَضَارَا اَوْ رِ

جانکدنی کیوقت آسانی قبض روح کو لگو اور بہتر یہ ہے کہ بعد اسکے
 کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور وہ بہتر تمام دعاؤں
 میں ہے اور کوئی دعا بدون صلوات بھیجنے کے محمد و آل محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ پر قبول نہیں ہوتی اور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ خداوند عزت
 و درویشا و تحیت محمد و آل محمد یعنی علی و فاطمہ اور گیارہ فرزندوں پر
 اونکو بعد ازان کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاغْفِرْ لَنَا وَاغْفِرْ
 لَنَا فِی الدُّنْیَا وَاٰلِ الْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
 خداوند بخشنده و گناہ ہمارے اور رحم کر ہم پر اور عنایت عطا کر
 ہمیں جمیع بیماریوں اور دردوں اور آفتوں سے اور معاف کر خطایا
 ہماری و بنا و محبت میں بدستیکہ تو سب چیزوں پر قادر و توانا
 ہے اور بفسد زیادہ دعائیں پڑھو قنوت میں اوسقدر بہتر ہے اور
 ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جسکا قنوت زیادہ ملولانی ہو دنیا
 میں اوسقدر راحت و سوز زیادہ ملتی ہے آخرت میں لیکن دعا اول
 یعنی کلمات فتح پراوردعا اخیر یعنی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا الخ پراور
 فقط صلوات پراور اقل دعا پر بھی اکتفا کر سکتا ہے اگرچہ ایک بار
 سُبْحَانَ اللّٰهِ ہی ہو بعد ازان اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہو اور رکوع میں
 مثل رکعت اول کو اور جب سجدہ دوم سے فرائع ہو کہ سر بلند کرے

تو بایں ران پڑھو اور دونوں داہنی جانب خارج کریں اور پانچوں
 کی پشت کو بایں پاؤں کو شکم پر رکھیں اور ہاتھوں کو زانو پر رکھیں اور انگلیوں
 کو باہم متصل رکھیں اور نظر دامن پر اپنی رکھیں اور تشہد پڑھیں اور عورت
 جب نماز میں تشہد وغیرہ کو لے کر بیٹھے تو زانووں کو باہم متصل رکھیں اور
 زانووں کو زمین سے بلند نہ کریں تو سطح پر بیٹھیں اور اعضا و ران باہم متصل
 چسپیدہ ہوں اور تشہد میں شہادتین کا پڑھنا واجب ہے صلوٰۃ
 محمد و آل محمد پر بار قول شہور ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ صلوٰۃ کو قصد
 قربت بجالائی اور باقی زیادتی کو بقصد سنت داکری اور سطح پر بیٹھیں
 بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ
 شَفَاعَتَهُ فِى اَمْنِيْهِ وَارْزُقْ دَرَجَتَهُ يَعْنِى مدد چاہتا ہوں نام
 بزرگ سے اس خدام کو کہ وہ سزاوار عبادت ہو اور مدد و برکت چاہتا ہوں
 ساتھ اسے خدام بیکانہ کو اور شہنائین مخصوص خدا کو لے ہین اور
 بہترین اسماء مخصوص خدا ہین اور گواہی دیتا ہوں ان کی کہ وہ
 کوئی معبود بجز اس خدا کو کہ مجمع جمیع صفات کمال ہو اور مستحق عبادت ہو
 درحالیکہ منفرد و یکتا ہو کوئی اس کا شریک و نظیر نہ ہو

استحقاق عبادت میں اور گواہی دیتا ہوں میں اس امر کی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بندہ اوس شخص کو ہیں اور پیغمبر اور فرستادہ ہیں اوس کو اور بہتر یہ ہو کہ بعد رسول کو کہو اور تسکے یا بحق بشیراً و نذیراً بیدار الساعۃ اشهد ان کبیراً نفعی نعم الرب وان محمداً نعم الرسول وان الساعة آتیة لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبول الحمد لله الذی ہدانا لهذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ یعنی بھیجا ہو اونیہیں ساتھ مذہب حق و دین رحمت و طریقہ درستک پیشکش و درحالیکہ بشارت دین و الودہیں ساتھ رحمت و فضل الہی کو اوس شخص کو کہ جو مقرب و معترف میں حق ہو اور ڈرائیو الودہیں عذاب عدل پروردگار قہار سے اوس شخص کو کہ جو مذہب حق ہو و خارج ہو اہو یا الالبائے اصرار کو اور رب و قیامت یعنی قریب قیامت وہ مبعوث ہو جو میں اور کوئی پیغمبر بعد اونیہ مبعوث ہو گا اور گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ پروردگار میرا اچھا پروردگار ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اچھو نبی ہیں اور بد رستیکہ قیامت آنیوالی ہو اور کسی طرح کاشک شبہ اوس میں نہیں اور بد رستیکہ خدا مبعوث اور زندہ فرما یگا اولن لو کو نکو کہ جو قبر میں مدفون ہو جو میں اور حمد و ثنا اوس خدا کو کہ ہے کہ جس نے اپنی فضل کر م کر

ہدایت فرمائی ہمارے طریقہ ان عقائد و نکی اور یہ ممکن نہ تھا کہ ہرگز خود
 اپنی قوت سے ہدایت پاؤ اس اوستقیم کی جانب اگر حق تعالیٰ نہ نہائی
 فرماتا اور ہدایت نہ کرتا ہمیں اللہم صل علی احمد علی محمد
 خداوند اور وہیچ محمد و آل محمد پر یعنی تعظیم کرو نکی اور سبب ذکر و ترجیح
 و اعلائی بن سبب فرما اور ظاہر کہ دعوت اوکی او عظیم کر اوکی ذکر کو او
 باقی رکھ اوکی شریعت کو ہمیشہ اور آخرت میں بھی تبتہ عالی سطا کر او
 باینطور کہ شفاعت اوکی قبول فرما حق ہت گنہگار میں اور عیشا و جند
 فرما اوکی ثواب کو اور ظاہر کہ فضیلت اوکی تمام اولین و آخرین پر اور
 مقدم رکھا و نہین تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اور
 اور یہ سابق میں مذکور ہوا کہ مراد آل نبی سے بارہ امام و حضرت فاطمہ
 علیہا السلام ہیں و تقبل شفاعتہ الی آخرہ یعنی قبول کر شفاعت
 اوس جناب کی حق میں اوسکی است گنہگار کو اور بلند فرما درجہ و کثرت
 میں بعد از ان مستحب ہو کہ ایک بار یا دو بار الحمد للہ رب العالمین
 کہی بعد از ان اگر نماز دو رکعتی ہو تو او سو ختم بسلام کری اور اگر سه رکعتی یا
 چہار رکعتی ہو تو او طہ کھرا ہوا و رجب کعت سی خارج ہو کو اور رعت
 پڑھو کو لکھ او تھی تو بحوالہ اللہ و قوتہ الخ کہو اور یہی گنہگار
 چہار رکعتی میں جب چہرٹی رعت کو لکھ او ٹھیکا اور اخیر کی ایک رعت

میں یاد رکھتوں میں خشتیاری در میان سورۃ حمد پڑھ کر اور تسبیح پڑھ کر
 کو اور اگر تسبیح پڑھ کر تو اس طرح سو پڑھ کر سبحان اللہ والحمد للہ
 والہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی مقدس منزہ ہو خدا
 سب عیبوں سے اور بامرواں سے اور حمد و سپاس سے خدا کو اور پڑھ کر جو
 موصوف تمام صفات کمالیہ سے اور زمین سے اور اطاعت عباد
 ہو کوئی معبود بجز جناب باری عز شانہ کو اور خدا بزرگ و بہتر ہو اس سے
 کہ عقل کسی کی اور اک و سکا کر سکے اور احوط یہ ہے کہ اللہ اکبر کہے
 لفظ استغفر اللہ ضم کرے بقصد قرینت اور اگر تین بار تسبیحات ربیعہ کو پڑھے
 اور ہر بار لفظ استغفر اللہ ضم کرے تو زیادہ اکمل و بہتر ہو اور اگر
 بدو ن ضم لفظ استغفر اللہ ہی تین بار پڑھے تو کافی ہے اور اگر آخر تسبیح
 میں اللہ اکبر ہی زیادہ کرے تاکہ دس تسبیحیں ہو جائیں تو اور زیادہ
 بہتر و احوط ہو لیکن بالخصوص منصوص کسی حدیث میں نہیں ملاحظہ فرما
 خوب ہے اور اگر امام جماعت ہو تو اسی تسبیح سے سورۃ حمد کا پڑھنا
 بہتر ہے اور اگر سفر و نماز پڑھے تو تسبیح پڑھنا افضل ہے اور بعد شہدہ پھر
 نماز میں سلام کہنا چاہیے بقصد قرینت و بہتر یہ ہے کہ اس طرح پڑھے
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور سلام اول داخل شد
 ہو اور سنت ہو کہ دو سلام اور آخرین ہو اور جس اور عین سے پہلے
 کہ ہیکا تو نماز سے سبب و سکر خارج و فارغ ہو گا اور معنی سلام کہ یہ تین
 کہ سلام ہو آپ پر اور رسول خدا اور حمتین اور برکتین ہوں خدا کی آپ پر
 اور سلام ہو پیار اور نیک بندوں پر خدا اور سلام ہو تم پر اور حمت
 و برکت خدا نازل ہو تم پر اور چاہی کہ نیک بندوں سے مراد یعنی خبروں اور
 اماموں کو اور سلام آخرین دن دو فرشتوں کو کہ جو ساتہ اسکی ہیں اور
 تمام ملائکہ و مومنین و مومنات کو قصد کری اور اگر پیش نماز ہو تو مومنین
 کو بھی داخل کری اور اگر امام ہو تو پیش نماز کو اور اماموں کو داخل کری اور
 احوط یہ ہے کہ مرد نماز صبح اور پہلی دو رکعتیں نماز مغرب و نماز عشا کی
 با از بلند پڑھو یا بی طور کہ جو ہر آواز کا ظاہر ہو اور بقی کو آہستہ آہستہ
 پڑھو یا بی طور کہ جو شخص نہ دیکھ سکے ہو وہ بھی آواز اسکی نہ سنی اور جو
 آواز اپنی سنی لیکن جو ہر آواز نہ ظاہر ہو دپائے اور جو رتو کو با از
 بلند پڑھنا واجب نہیں اور سب نماز و عین آہستہ آہستہ پڑھنا
 بہتر ہو اور ظاہر آواز بلند یہی پڑھ سکے ہیں اگر کوئی نامحرم آواز
 اسکی نہ سنتا ہو اور اگر کوئی نامحرم آواز سنتا ہو تو البتہ آہستہ آہستہ
 پڑھنا چاہیے اور چاہیے کہ سعی طہنج اور نہایت کوشش کری دوہر و

حاصل ہونے میں ایک مخصوص نیت پس چاہیے کہ نماز کو اور عیب نہ ہو
 محض بقصد تمثال مرآئی اور رصنای جناب باری واقع کرو اور یا
 مقصود نہ ہو دوسرے یہ کہ بطور شایستگی قرات کرو اور حرفوں کو انکسار
 سدا کر کرو اور وقف مقام صل میں اور وصل مقام وقف میں نگر کر
 اور اگر یہ عمل میں نہ آسکے گا تو مشہور علی میں یہ کہ نماز اسکی باطل آید
 اور پوشیدہ نہ ہو کہ تعقیب نماز یعنی ذکر خدا و تلاوت قرآن مجید اور عا
 کا بڑے نافع فریغ ہونے کو نماز سے متم نماز ہی بسبب اسکی کشید
 تنقیم اجر و ثواب نماز ہوتی ہو اور باعث حصول مطالب نیابت
 کا ہوتا ہو اور احادیث فضیلت میں اسکی بہت وارد ہیں اور بہتر یہ کہ
 وقت تعقیب نماز صوبہ اور رو قبلہ ہو اور کچھ کلام نہ کرے اسکی تعقیب
 خصوصاً تعقیب نماز صبح و مغرب میں اور ظاہر یہ امر موجب حال جبر
 ثواب تعقیب ہو تو ہدین اور حیر حال سے بعد نماز مشغول عا و قرآن
 ذکر الہی میں ہو گا تو فی الجملہ ثواب تعقیب سے محروم نہ ہو گا چنانچہ
 چلنے میں ہو یا سواری میں چلے ہو اور لیکن تعقیب نماز میں بعد جاکر
 سلام نماز کو سنت ہو کہ تین بار اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ ہاتھ کو
 محاذی کاٹون کو بلند کرے پس ہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
 لا یخرب وعدہ ولا یغی عہدہ واعز الجندہ وھزم الکفر

تعلیم

وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی سزاوار عبادت زمین ہو مگر وہ معبود حق
کہ واحد و گیتا ہو اور نہ مثل اور نہ ہمتا ہو اور بحالت تمام اپنی وجہ پر
وفاقی او سزاور مددی اپنی بندگی یعنی جناب سالتماب کی آواز
دیا اونکو لشکر کہ حقیقت میں خود خدا کا لشکر تھا اور ہر میت دی
و شمنونکی فوجیں اور گروہوں کو دجالیکہ خود تنہا تھا پس خاص
اوسی کو لہی ہو ملک بادشاہی اور اوسی کو لہی ہو حمد و ثنا اور وہ تھا
زندگی عطا فرماتا ہو اور وہی ذائقہ موت چکھاتا ہو اور وہی شہر پر
قادر و توانا ہو بعد ازان کہو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَالْيَكْ يَعُوذُ السَّلَامُ مُبْتَحَانُ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى الْأَنْعَمَةِ الْخَادِمِينَ الْمُرْسَلِينَ
السَّلَامُ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيََاءِ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِمُ السَّلَامُ لَكُمْ
وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَى أُولِي الْأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ
السَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيِ الشَّابِّ أَهْلِ الْمَجَنَّةِ
جَمْعَيْنِ السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ

السلام علی محمد بن علی باقر علیہ السلام
 علی جعفر بن محمد الطائری السلام علی موسی بن
 جعفر الکاظم السلام علی علی بن موسی الرضا السلام
 علی محمد بن علی الجواد السلام علی علی بن محمد الحاکم
 السلام علی الحسن بن علی النقی العسکری السلام
 علی الحجة بن الحسن نقیسم المهدی صلوات الله علیهم
 اجمعین یعنی خداوند تو ہی سالم و متبرک و معبود و ناقص و
 فنا و تیری ہی جانب ہی و سلاستی اور تیری ہی ہو سکتا
 اور تیری ہی طرف جمع کرنا ہو سلام مقدس و منزه ہو ای پروردگار تو
 پروردگار عزت ہو اون چیز و شئی کہ جنہیں بیان کرتی ہیں کفار و مشرکین
 و رسلام پروردگار کا ہو رسولوں پر او جمیع حمد و شنانا ہی ہو خدا
 کو کہ جامع جمیع صفات کمال ہو اور پروردگار تمام عالم کا سلام
 ہو آپ پر ای ہی اور رحمت خدا اور برکتیں او سکی نازل ہوں آپ پر
 اور سلام ہو پروردگار کا اما سون پر کہ ہدایت کنندہ خلق ہیں اور خود
 ہی و نہوں کی جانب خدا ہدایت پائی ہے سلام ہو پروردگار کا
 تمام پیغمبروں پر خدا کو اور ان کو فرشتوں پر سلام ہو ہم پر اور ان بندوں
 پر خدا کہ چاہیں و نیکو کار ہیں سلام ہو علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کہ امیر المومنین ہیں سلام ہو حضرت امام حسن حضرت امام حسین پر
 کہ وہ دونوں سردار تمام جوانان ابن شہت ہیں سلام ہو حضرت علی
 ابن حسین کہ زینت تمام عابدون کو ہیں سلام ہو ابون محمد
 بن علی کہ وہ باقر و شکار فندہ ہیں پیغمبر و کاسم کو سلام ہو ابون
 جعفر بن محمد کہ جنکا لقب شریف صادق ہو سلام ہو حضرت موسیٰ
 بن جعفر کہ جنکا لقب شریف کاظم ہو سلام ہو حضرت علی بن
 موسیٰ کہ لقب شریف او کا رضا ہو سلام ہو حضرت محمد بن عابد کہ
 لقب شریف او کا جواد ہو یعنی حضرت امام محمد تقی پر سلام ہو حضرت
 علی بن محمد کہ لقب شریف او کا مادی ہو یعنی حضرت امام علی نقی
 علیہ السلام پر سلام ہو حضرت حسن بن علی کہ لقب شریف او کا زکی
 و عسکری ہو سلام ہو حجت خدا کہ وہ فرزند حضرت امام حسن عسکری
 علیہ السلام ہیں اور قائم آل نبی ہیں او لقب شریف او کا مہدی و
 یعنی حضرت صاحب العصر پر و خدا کا اور زمین و سکی ان سب
 بزرگواروں پر ہوں بعد از ان تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
 ہے جو کہ وہ بہترین تعقیبات ہو تا انیکہ حدیث میں وارد ہو ہے
 کہ بعد ہر نماز کو تسبیح اس خصوص کی پڑھنا بہتر ہے اس کہ ہر روز
 ارغمت نماز پڑھو اور کیفیت تسبیح جناب سیدہ یہ ہے کہ پہلی تین مرتبہ

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبُرَ بَعْدَ اَزَانِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَ اَزَانِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً
 سُبْحَانَكَ اللَّهُ كَبُرَ اَوْ سَجَدَ بِكَ بَعْدَ اَوْ سَلَى اِيك مَرَّةً كَالْاِلَهِ
 اللَّهُ كَبُرَ اَوْ سَوَّى وَقْتُ اسْتِجَابَةِ كَابِرُ مَنَابِيهِ بَهْت تَوَابِ اِهْتَابِ
 اَوْ بَهْتِ بِيَهْتِ كَبُرَ تَرْبِتِ حَضْرَتِ اِمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَوَّى عَنِ خَالِ شَفَا
 سَوَّى سَبِيحِ بِنَامِ بَعْدَ اَزَانِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا اِلَهَ
 اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالتَّوْبَةُ اِلَيْهِ
 يَعْنِي سَلَبِ اَمْرِ شَرِّ كَبُرَ تَابَهُ اَوْ سَوَّى كَبُرَ اَوْ سَوَّى كَبُرَ اَوْ سَوَّى
 سَجَدَ تَكْرُوهَ خَدَا كَبُرَ خُزْنِهِ اَوْ تَدْبِيرِ كَبُرَ اَوْ سَوَّى كَبُرَ اَوْ سَوَّى
 اَوْ اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى
 كَبُرَ اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُؤَامَرُ
 فَذَرْتُكَ الَّتِي لَا يَمْلِكُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنَ شَرِّ الدُّنْيَا وَمِنْ شَرِّ
 الْاٰخِرَةِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا يَعْنِي خَدَا وَنَدْبِهَا وَمِنْ شَرِّ
 سَابِقَةِ تِيرِي ذَاتِ كَبُرَ كَبُرَ اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى
 اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى
 وَعَذَابِ اٰخِرَتِ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى اَوْ سَوَّى
 اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ احَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَاعُوذُ بِكَ
 مِنْ كُلِّ شَرٍّ احَاطَ بِهِ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ

فِي الْمَوْرِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خَوْفِ الدُّنْيَا وَ
 عَذَابِ الْآخِرَةِ یعنی خداوند بد رستیکہ میں سوال کرتا ہوں کہ
 ہر خوبی و نیکی کا کہ احاطہ کیا ساتھ اس کی علم وسیع و تیرے اور پناہ مانگتا
 ساتھ تیرے ہر ایک ہی سے کہ احاطہ کیا ساتھ اس کی علم و تیرے بار خدایا
 بد رستیکہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے عافیت کو جمع امور و نیوئی از خود
 میں اپنا اور پناہ مانگتا ہوں غین ساتھ تیرے خوار می اور رسوائی دنیا
 سے اور عذاب آخرت سے بعد اس کے کہوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي مِنَ الشَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي
 الْحَوْرَ الْعَيْنِ یعنی بارالہا درود بھیج جناب سالماں اور تو کو
 اہلبیت اطہار پر اور پناہ دو مجھ کو آتش جہنم سے اور عطا فرما مجھ کو نعمت
 بہشت اور تزویج کر میری حوران بہشت سے اور یہی ہی سنت ہے
 کہ تعقیب میں سورہ حمد پڑھو اور سورہ قلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّارِ اور سورہ
 قلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھو اور آیتوں کی تلاوت کرو خصوصاً آیت الکرسی
 پھر فیہا نام لے مومن تک بعد از ان آیت شہید اللہ سے بیع تم جنس
 اور آیت ملک بغیر حساب تک باہینطور کہ پہلی آیت ان کے سے ابتدا
 کرو یعنی اللہ لا الہ الا هو الحق القیوم کا ناخذ نہ
 سنتہ و لا تقم لہ ما فی السموات و ما فی الارض من

ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
 وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ
 وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي قَدْ تَنَبَّأَ الرَّسُولُ
 مِنَ الْغَيْبِ فَصَدَّقَهُ بِالْظَاهِرِاتِ وَيُوقِنُ أَنَّ إِلَهَهُ فَقَدْ
 اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ
 سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
 إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَا نُهُمُ الظُّلُمَاتِ وَنُحِيطُ بِهِمْ
 مِّنَ النَّارِ إِلَى الظُّلُمَاتِ وَلَيْكَ الصَّحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
 خَالِدُونَ (یعنی وہ خدا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود بحق مگر وہ کہ زندہ و
 قائم ہے اور نہیں بدلتی اور بدلتی اور نہ خواب یعنی نہ اونگستا ہے وہ فرستوتا
 اور اوسکی حکومت و تصرف و سرچیز میں کہ وہ در دنیا آسمانوں کے
 ہے اور اوس میں کہ جو دنیا پر مشغول کون شخص ایسا ہے کہ شفاعت کرے کسی
 نزدیک و وسیع و درکار کو مگر اذن و اجازت سے اوسکی جانب سے وہ و جس کو
 کہ جو رب و ربی خلاق ہے یا اونیکی پشت سے کی جانب و وہ اٹھا نہیں سکتی
 ساتھ کسی چیز کے اوسکی علم سے مگر ساتھ اوس چیز کو کہ وہ چاہے وسیع و
 محیط ہو) کہ اسی اوسکی آسمان اور زمین و گران اور شاق نہیں ہوتا

اوس خط کو حفاظت کرنا اون دنوں آسمان زمین کا اور وہ پروردگار
 بزرگ و برتر ہو نہیں جبر ہو جانب پروردگار ہو دین کو باب میں
 بدست تیکہ ظاہر و جہا ہونی ہدایت منکالت گمراہی ہو نہیں سہو کہ کار
 کیا ہوتوں کا اور شیطان کا اور ایمان لایا ساتھ خدا کو پس بدست تیکہ
 غیا اوسنا و اس سن حکم و ضبط ہو کہ قطع او کو ہو نہیں ہو اور خدا
 سنتا ہو سب تو کو اور وقت و دانا ہو ہر چیز حق تعالیٰ دوست
 مددگار ہو منہ کا خارج کرتا ہو و نہیں تاریکی منکالت ہو نور ہدایت
 کی طرف اور وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی اور منافقانی کی انہوں نے خدا کی
 دوست و کو شیطان بت ہیں کہ خارج کرتے ہیں و نہیں نور ہدایت
 و ایمان کی طرف تاریکی کفر و گمراہی کو اور وہی لوگ ہیں جنہم اور وہ
 ہمیشہ رہیں گے اوس جہنم میں اور کہی و سکی عذاب عقاب ہو نجات
 نہ پائیں گو بعد از ان پڑ ہو شہید اللہ انہ لالہ الہو
 الملائکہ و اولو العلم قائم بالافسط کالہ الہو
 حکیم ان الدین عند اللہ اسلام و ما اختلاف الذین
 اولو الکتاب بلہ من بعد ما جاءہم العلم بغیا بینہم
 و من یکفر بایات اللہ فان اللہ سیرج احسابہ من
 گواہی فی خدا و اس امر کی کہ بدست تیکہ نہیں ہو کوئی معبود بحق مگر

وہی خدا اور گواہی دی فرشتوں کو اور اہل علم کو درحالیکہ وہ خدا
 قائم ہو ساتھ عدل کو نہیں ہو کوئی معبود بحق مگر وہی خدا کہ غالب
 و انا ہو بدستیکہ دین نزدیک خدا کو اسلام ایمان ہو اور نہیں اختلاف
 کیا اون لوگوں کو کہ جنہیں کتاب ہی گئی یعنی سابق میں تورات و
 انجیل اون پر نازل کی گئی مگر بعد حاصل ہو نیکی اونہیں علم ساتھ حقیقت
 اسلام کو ازراہ فساد و حسد کہ در میان و کفر شایع تھا اور جو شخص کہ ہمار
 اگر آیات و علامات خدا کا پس بدستیکہ خدا جلد حساب کرنیوالا ہو بعد
 ازان کہ قُلْ لِلّٰہِ مَالُ الْمَلٰٓئِکَۃِ تُوٰی الْمَلٰٓئِکَۃُ مِّنْ شَآءٍ وَّ
 تَنْزِیْلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ مِّنْ شَآءٍ وَتَعْرُجُ مِّنْ شَآءٍ وَتُنٰزِلُ مِّنْ شَآءٍ
 بِیْدِ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوٰی الْمَلٰٓئِکَۃُ
 وَّ تَنْزِیْلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ فِی الْکَلْبِ وَتَخْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنَ الْمِیْمَتِ وَتَخْرُجُ
 الْمِیْمَتِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَتَنْزِیْلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ مِّنْ شَآءٍ وَتَعْرُجُ حِسَابِ
 امی نبی کہ خداوند اے مالک ملک تو ہی عطا کرتا ہو ملک جسکو چاہتا
 ہو اور انتراع سلطنت و ملک کرتا ہو جس سے چاہتا ہو اور عزت دیتا
 جسکو چاہتا ہو اور ولیک کرتا ہو جسکو چاہتا ہو اور قبضہ قدرت میں
 تیری نیکی اور تو ہر چیز پر قادر ہو دخل کرتا ہو تو شب کو و نین یا نیطور کہ
 اگر نہ یا وہ ہوتا ہو او نہیں ہو ایک تو کم ہو جاتا ہو دوسرا بقدر اوسکو اور

اسی طرح در خجل کرتا ہو تو دن کو شب میں اور خراج و پیدا کرتا ہو تو روز
 کو مرویسی اور خراج کرتا ہو تو مرد کو زندہ و سوا و رزق دیتا ہو تو جسکو
 چاہتا ہو بغیر حساب بعد از ان کہ ہوا **اللَّهُمَّ اهْدِنِي سَبِيلَكَ**
وَأَقِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَالْأَشْيَاءُ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ
عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ یعنی خداوند اہدایت کر مجھ کو اپنی جانب سے اور
 بہت پہنچا مجھے تک فضل اپنا اور بکثرت نازل کر مجھ پر اپنی رحمت
 اور نازل کر مجھ پر اپنی بکثرت سے بعد از ان کہ ہوا **اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِحَقِّكَ**
عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی خداوند ابراہیم نیاز کر مجھ کو
 بسبب اپنی حلالی کہ اپنی حرام سے اور بسبب اپنی فضل کہ مگر کہ اپنی غیر سے بعد از ان
 کہ ہوا **رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا وَ**
بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِ
وَلِيِّيٍّ وَأَمَامٍ وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَبِ
عَلِيِّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَبِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَبِالْحُجَّةِ بْنِ
الْحَسَنِ صَلَّوْا اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَوْ أَيْمَةً أَلَمْ أُرِ أَنْ رَضِيتُ
بِهِمْ أَيْمَةً فَأَرْضِني كَمَا أَرِيتُكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَدْ رَضِيتُ
 رضی ہوا میں ہر دو گار ہو سب سے خدا کو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نبوت سوا اور اسلام کی دین ہو سوا وقرآن کے کتاب ہو سوا اور کچھ
 قبلہ ہو سوا اور حضرت میرزا کا ولی بنے صرف اور امام ہو سوا اور حضرت
 امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت علی بن حسین اور حضرت
 محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسی کاظم اور
 امام موسی رضا اور حضرت امام محمد تقی اور حضرت امام علی نقی اور
 حضرت امام حسن عسکری اور حضرت صاحب العصر علیہم السلام کی امام ہو
 بار خدا یا میں اضی ہو انکی ماست سے پس اختیار کر مجھ کو اسکی پیروی
 کی بدرستی کہ تو ہر چیز پر قادر ہو بعد از ان دو بار اس عاکوٹوں کو خصوصاً
 صبح و شام کو اشرک اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ اَلَمْ يَجْعَلْ اَصْحٰبًا لِّمَنْ يَخْبِئُ صَاحِبِہٖ وَاَدَلَّا بَعْنِ
 گواہی دینا ہو میں اس امر کی کہ نہیں ہو کوئی قابل عبادت مگر عبودیت
 در حالیکہ تنہا ہو وہ اور نہیں ہو کوئی شریک و سکا ذات صفات
 اسکی اور وہ موصوفہ جمیع صفات کمال ہو اور یگانہ ہر ذات میں
 اپنا اور یگانہ ہر صفات میں اپنی و پاک و پاکیزہ ہر سبب امر و
 اور زمین آسمان و زوجہ و فرزند بعد از ان اَسْتَوْدِعُ اللهَ
 الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِيْ وَاهْلًا وَبَالًا وَوَلَدًا وَمَنْ لَمْ يَخْبِئْ
 اَمْرًا وَاَسْتَوْدِعُ اللهَ الْمَرْهُوبَ الْخَوْفَ لَمْ يَضَعْضَعْ لَمْ يَخْبِئْ

کُلُّ شَيْءٍ لِّنَفْسِي وَآهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَغْنَبْهُ أَمْرُهُ يَنْفِي سِرُّهُ
 کرتا ہوں نہیں خداوند عظیم کو اپنی نفس و عیال مال و اولاد کو اور اس شخص کو
 کہ رنج دیتا ہو مجھ کو اور مسکا اور طلب و عیت کرتا ہوں اور خدا اس کو نیکم
 و خوف کیا گیا ہو اور سترا اور ذلیل و ناچیز ہو نسبت و سکی عظمت بزرگی
 کو ہر ایک چیز پر نسبت اپنی جان و راہل و عیال و اولاد کو اور اس شخص
 کو کہ رنج دیتا ہو مجھ کو اور مسکا بعد ازاں کہ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ
 لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا
 وَلَكِنَّهُ تَكْبِيرٌ یعنی توکل کیا میں اور خدا اس کو زندہ پر کہ کہی و سکو کو
 موت و فوت نہیں اور جمیع حمد و ثناء ثابت ہو خاص و سب کو لہٰذا کہ
 نہیں کہتا وہ زوجہ فرزند و زمین کو بی و اس کو و اس کو شریک ہم
 اس کو ملک و سلطنت ہیں اور نہیں ہو و اس کو و اس کو ولی و خوارچی ہو
 سہ یعنی جیسا کہ عاجز و کمزور ولی ہوتا ہو اور وہ سبب و سکی فرمانبرداری
 کو ذلیل و رسوا ہو تو بین و مطرح ہو خدا کا کوئی ولی نہیں اور وہ محکوم
 کسی کا نہیں اور تعظیم و تکریم اسی خدا کی طریق ثنائیت تعظیم و مجاہد
 بعد ازاں جناب سالتا کی زیارت پڑھو یا سطر المسلام علیک یا محمد
 یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ المسلام علیک یا محمد

بَنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ رَحْمَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا أَمِينَ اللَّهِ اسْتَهْدَاكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَهْدَاكَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاسْتَهْدَاكَ قَدْ نَصَحْتَ لِمَتِّكَ وَجَاهَدَ
 فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ فَمِنْ فَحْرِ اللَّهِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلَ مَا جَزَا نَبِيًّا عَنْ أَمْنِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ عَجِيدٌ يَعْنِي سَلَامُ هُوَ آپِ پُرِ رَسُولِ خدایِ اورِ زمین
 اورِ برکتیں خدایِ نازل ہوں آپ پر سَلَامُ ہوا آپ پر کہ محمد مصطفیٰ صلی علیہ
 و آلہ وسلم فرزندِ ارجمند حضرت عبداللہ علیہ السلام سَلَامُ ہوا آپ پر اور بندہ خوب
 خدا سَلَامُ ہوا آپ پر ای محبوب دوست خدا سَلَامُ ہوا آپ پر کہ
 برگزیدہ خدا سَلَامُ ہوا آپ پر ای مین از خدا گواہی دیتا ہوں مین اس کی
 کی کہ بدستیکہ آپ رسول خدا ہیں اور گواہی دیتا ہوں مین اس کی کہ بدستیکہ
 آپ محمد فرزندِ ارجمند حضرت عبداللہ ہیں اور گواہی دیتا ہوں مین اس کی
 کہ ہر آئینہ آئینہ نصیحت کیا اپنی است گمراہ کو اور جہاد فرمایا کافرانِ بظاہر
 سیرِ راہِ خدا میں اور عبادت کی آپ کو اس کی تا انجکہ دنیا سے انتقال فرمایا
 یعنی تا دمِ مرگ مشغول عبادتِ الہی ہی رہیں جنہ کو آپ کو خدا ہی سرِ لوحِ

چہاڑی جانب سے زیادہ کامل و افضل ہے اور جس سے کہ کسی نبی کو اوس کی امت
 کی جانب سے دی ہو خداوند اور وہیج نبی و آل نبی پر افضل صہتر و
 سے کہ جو بھیجا ہے تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر تحقیق کہ تو محمد کیا گیا ہو ہر حال
 میں اور بزرگ و برتر ہے اور جب تعقیب سے فراغت پائی اور چاہے
 کہ مسجد میں جائے تو کہے سبحان ربک رب العزت عما یشعرون
 و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین یعنی منترہ و
 پاک ہو قہری پروردگار اور تو پروردگار عزت و قوت ہر پاک پاکیزہ و تو
 اوس چیز سے کہ اوسے تو صیف میں تیری بیا کرتی ہیں ہر لوگ و سلام
 خدا کی جانب سے ہو تمام پیغمبروں پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہے اور حسنہ
 کہ لکھو کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہے لیکن تعقیب مخصوص بعض نمازوں کی
 پس پوشیدہ نہ ہو کہ بعد نماز ظہر مستحب ہے کہ وہی ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی
 تھامے اور بائیں ہاتھ کو آسمان کی جانب بلند کرے اور کہے یا رب محمد
 و آل محمد صل علی محمد و آل محمد و اغفر قلبی من النار
 یعنی اے پروردگار محمد و آل محمد پر درود بھیج محمد و آل محمد پر
 اور آزاد کر مجھے آتش جہنم سے بعد ازان کہے اللہم صل
 علی محمد و آل محمد و عجیل فرجہم اور معنی اس
 فقرہ کے سابق میں مذکور ہوئے لیکن عجیل فرجہم کے

یہہ معنی ہیں کہ بزودی تمام دور کر اوسو سچ و نعم او کا اور سنت ہو
 کہ بعد نماز عصر ستر بار کہو اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیَّ وَ اَتُوبُ اِلَیْهِ
 اور سن بل سوره اَنَا اَنْزَلْنَاهُ پڑھو اور بعد نماز مغرب نماز صبح
 ستر مرتبہ کہو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لَکَ اَوْ لَا قُوَّةَ اِلَّا
 بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی شروع کرتا ہو عین نام او س خدا
 کہ روزی ہندہ و رحمت کنندہ ہو نہیں طاقت و توانائی مگر بسبب
 او س خدا کی کہ برتر اور بزرگ ہو اور اگر سو مرتبہ پڑھو تو بہتر ہو اور ستر
 بار پڑھو اتقا کر سکتا ہو خلاصہ یہ کہ ان تین مقدار و عین ہی موافق
 کسی مقدار کو اوس پڑھو تاکہ ستر طریقی آفتین و ستر دور ہو جائیں
 اور یہہ ہی سنت ہو کہ بعد از وفون نماز و کو ستر بار کہو لَا اِلَہَ اِلَّا
 اللہُ وَ خَدَّہُ کَاشِرٌ نِّیْکَ لَہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِحَمْدِی وَ
 قُبْحِی وَ یُمِیْتُتْ وَ یُحْیِی وَ ہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِ الْخَیْرِ الْمَلِکِ
 عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِمْ یُوْا یعنی نہیں ہو کوئی معبود و چیز او س معبود حق
 کہ کہ کیتا و یگانہ ہو اور نہیں ہو کوئی شریک ات و صفات و سطر او س
 اوس کی کوئی ملک اور وسیلی تو حمد و ثنا اور وہی معدوم کو خلعت
 ہستی پہناتا ہو اور وہی موجود کو شربت مہات چکھاتا ہو اور موت
 دیتا ہو اور زندہ فرماتا ہو وہ خود زندہ ہو کہ موت و فوت او س کو نہیں

اور قبضہ قدرت میں ہی اسکی نیکی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر
 قبل طلوع آفتاب و قبل اسکی غروب کبھی پڑے تو بہتر ہے اور مستحب
 کہ بعد نماز شام تین بار کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَ
 مَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ عَنِّيْ وَ عَنِ جَمِيعِ حَمْدِ ثَابِتِ ہِیْنِ اَوْ سَخِ اَوْ
 کہ وہ کرتا ہے جو چاہتا اور زمین کر سکتا جو کچھ کہ چاہے غیر اسکا اور
 ہے کہ بعد نماز عشاء سات بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھے اور سنت ہے کہ فجر
 و شام کو تین سو ساٹھ بار کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ جَمْعًا
 کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی جمیع حمد ثابت ہے اس میں عبود کو کہ جو
 مرنے تمام عالم کا ہے حمد کرتا ہوں زمین اسکی حمد کو اکثر ہر حال میں اور
 مستحب ہے بلکہ سنت ہو کہ وہ ہی نزدیک طلوع آفتاب اور قریب
 غروب آفتاب سن یا کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ
 هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّخْضَرُّ مِنْ
 اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی پناہ مانگتا ہوں زمین سے
 اس خدا کی کہ شنوا و دانا ہے ضعف طون سے او طمع شیاطین سے و پناہ
 مانگتا ہوں زمین سے تیری ای پروردگار میری اس امر سے کہ حاضر
 موجود ہوں وہ شیاطین میری پاس رہتیکہ خدا سنتا ہے تمام ہونے
 اور عالم و دانا ہے ہر چیز سے اور جان تو کہ بعد ہر نماز کو بعد نماز ہونے

تفصیل سے سجدہ شکر سنت ہو کہ وہ ہو اور سجدہ شکر میں بخلان
 اور سجدہ ن کو مستحب ہے کہ ہاتھوں کو زمین پر لٹا دے اور شکم و سینہ کو
 اپنے متصل زمین رکھے اور جس قدر اس سجدہ میں طول دے اور وقت
 بہتر ہو اور قہل مرتبہ بہہ ہو کہ پیشانی زمین پر رکھے اور اقل دعا پڑھے
 بعد ازان دہی پہلو کو مونہہ کو زمین پر رکھے اور کچھ دعا پڑھے بعد
 ازان بائیں پہلو کو مونہہ کو زمین پر رکھے اور کوئی دعا پڑھے بعد ازان
 پھر پیشانی زمین پر رکھے اور زگر خدا کرے اگر چہ سبحان اللہ یا الحمد
 للہ یا لفظ اللہ پر اکتفا کرے اور اگر زبان فارسی یا ہندی وغیرہ میں دعا
 کرے اور حاجتوں اپنی درگاہ باری سے طلب کرے تو یہی کچھ مضائقہ نہیں
 اور بہتر یہ ہے کہ پہلو پیشانی زمین پر رکھے اور سوم مرتبہ کہو اَلْعَفْوُ وَالْعَفْوُ
 یعنی خداوند اے خدا گناہ میرے خداوند اے گناہ میرے بعد ازان جانب
 راست رو کو زمین پر رکھے اور تین مرتبہ کہو یا اللہ یا رباکہ یا سید اہ
 یعنی اے خدا اے پروردگار اے سرور میرے بعد ازان جانب چپ کو زمین پر رکھے
 اور تین بار یہی دعا پڑھے بعد ازان پھر پیشانی زمین پر رکھے اور سو بار شکر اے
 کہو یعنی شکر گزار ہوں تیرا اے پروردگار میرے اور تین بار یہی اکتفا کر سکتا
 اور اگر سو بار شکر اللہ کہو یعنی شکر ہو و خدا کو عرض میں کسی نعمت کو تو یہی
 بہتر ہے بعد ازان کہو اَسْأَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے حصول راحت کا بوقت مگر اور غور فرما کہ
بوقت حساب بعد ازان کہے سَجِدًا وَجْهًا لِلَّهِ لِيَأْخُذَ
رَبِّيَ الْكِبْرَىٰ بِعُنُقِهَا سَجْدَةً كَمَا بَدِئْتَنِي لَنَسْأَلَنَّهُ كَمَا رُبَّمَا سَأَلْتَهُ الْأَوَّلُونَ
پرو وردگار کے کہ کریم و رحیم ہو بعد ازان تمام اپنی حاجتیں منیاد
کی جس بن میں سچا درگاہ باری ہو طلب کری اور بوقت ایک جانب
زمین پر کہنو کے دس بار یا اللہ کہو اور بوقت دوسری جانب
کہو یا رب کہو تو بہتر ہے اور اگر یا اللہ و یا رب آوازوں میں
میں زیادہ کہو یعنی ۱۰۰ خدا میرے اور امی پرو وردگار میرے تو حاجتیں
اوسکی بر آتی ہیں بعد ازان سجدہ سوسوٹھا کر تو تین بار دست
کو سجدہ گاہ پر مل کے بائیں جانب مونہہ کو مس کرے اور اگر ہر بار
دعا پڑھے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلٰمُ
الْغُیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ رِنِّ
عُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْشَّقَمِ وَالْعُصَمِ
وَالْاِصْغَارِ وَالذَّلٰلِ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ یعنی شروع کرتا ہوں غین ساتھ نام اوس خدا
کو کہ نہیں ہو کوئی معبود بحق مگر وہ کہ وقت و دانا طاہر و
باطن سے ہے اور روزی دہندہ و محبت کنندہ ہو خداوند

لایا میں ساتھ معبود بحق کو اور توکل کیا میں جناب باری پر جو کہہ چکا
 خدا نے نہیں طاقت و قوت مگر دوسرا وہی خدا کہ جو مستحق جمیع صفات
 کمال سی ہوا و جب پاؤں پناہ کا ہے اہوار میں کہ تو نہیں اے اللہ
 الخیر کہ اور جب سوار ہو تو آیت الکرسی پڑھی بعد ازاں کہی الحمد
 لله سبحان الذی سمح لنا هذا وما كنا له مقرين
 ولا انا الي ربنا لمنقلبون واتخذ الله رب العالمين
 حمد ثابت ہیں خدا کو لے تیزیہ کرتا ہو میں اوس خدا کا کہ جس نے
 تمہارا ہمارے لے اس جہان کو زیبا نکلا اور نہ تھی ہم وہ سطر اوسکی توانائی و
 طاقت دینی والی بدستیکہ ہم طرف اپنی یہ دو گار کی ہر آئینہ باز گشت
 کرے والی ہیں اور جمیع حمد ثابت ہیں وہ سطر اوس خدا کہ عزلی تمام عالم کا
 ہو تاکہ جمیع آفتوں سے بفضل و رحمت الہی محفوظ رہے بعد ازاں حضرت
 دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کی کہ بہتہ وہ برائیگی اور دوسری
 رویت میں رہو وہی کہ قریب ظہر و نعت نماز پڑھی اور پہلی
 میں سورہ انا انزلناہ اور دوسری کعت میں سورہ قل ہو اللہ
 بعد ازاں مسجد میں جایا اور سو بار شکر ایشکر کہی پس حاجتیں اپنی خدا
 سے طلب کی اور مشہور علمائے یہ کہ چوبیسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ
 وہ روز ہو کہ اوس میں جناب سلامت ابلی فی انصاری انجمن کو طلب کیا

اور جو عورت مسابله فضائی اور اعلیٰ کو کون قبول کیا اور حقیقت جنانہ
 رستہ کی ظاہر ہوئی اور روزہ اوس روز کا مستحب اور غسل ہی
 مستحب ہے اور نیم صاعت روز قبل زوال مثل نماز روز عید حدیث کے
 نماز بھی مستحب ہے یعنی دو رکعت نماز تہ رکعت میں سورہ حمد اور سورہ
 قل ہو اللہ اور دس بار اتنا از نشاء اور دس تسبیح الکرسی کھم فیہ
 خالدون تک پڑھنا چاہئے **حائضہ** بیان میں تمام اول چکا
 کہ ہے کہ جو متعلق و مخصوص عورتوں میں اول بیکہ ستر عورتین
 مرد کو فقط میں پیش یعنی عورتین کا پونہ شیدہ کرنا واجب ہے مگر عورت کو
 موافق مذہب مشہور تمام بدن اور بالوں کا پوشیدہ کرنا واجب ہے
 بغیر دو ہاتھوں کو بندہ دستے خواہ کف دست یا پشت دست و غیر
 دو قدموں کو خواہ پشت پا ہوا و خواہ شکم یا اور اگر کوئی چیز یا
 پر جائے کرین تا شکم یا نمایان نہ ہو تو احوط ہے اور مستحب عورتوں کو
 نماز میں تین لباس پہنا ایک پر اس میں اور ایک اور جامہ و سر پہن
 پیر اور ایک روپاک اور کینز و نابالغہ لڑکی کو سر پر ہنہ نماز پر ہنہ
 جائز ہے دو شکم پہنہ کہ مرد کو نماز میں چہرہ و طلا کا لباس پہنا جائے نہیں
 اور عورتوں کو جائز ہے تیسرے پہنہ کہ مرد کو مسجد میں نماز پر ہنہ مستحب ہے
 اور عورتوں کو کہ میں بلکہ حق لیستہ و قرین ہے و سقہ بہتر ہے تا ایک نماز پر ہنہ